

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نکاح و میل

مفسر، محدث، فقیہ، اصولی، ریاضی دان، متكلم، حافظ، قارئی، مفتی، جگہ علوم کے متخصص فاضل، شیخ طریقت، مجدد شریعت اور نعمت گو شاعر امام احمد رضا
خان بریلوی محلہ جسولی بریلی میں پیدا ہوئے۔ والد ماجد مولانا نقیٰ علی خان، علامہ عبد العلی رامپوری، مرتضیٰ قادر بیگ اور مولانا شاہ ابو الحسنین نوری مارہروی کے
علوم دینیہ اور مسائل طریقت کا استفادہ کیا، پونے چودہ صال کی عمر میں سند فراغ حاصل کر کے تدریس، افتخار اور تصنیف کی سند پر فائز ہو گئے۔ ۱۸۷۸ء میں حضرت
شاہ آں رسول مارہروی سے سلسلہ قادریہ میں بیعت ہوئے اور تمام مذاہل میں اجازت و خلافت سے مشرف ہوئے۔ ۱۸۹۳ء میں والد ماجد کے ہمراہ حرمین
شریفین کی زیارت اور حج کے لیے گئے وہاں مفتی شافعیہ مولانا سید احمد دحلان اور مفتی حنفیہ مولانا عبد الرحمن وغیرہ سے حدیث، تفسیر، فقہ اور اصول
سندیں حاصل کیں۔ ۱۸۹۴ء میں دوبارہ سفر زیارت کیا جکہ مکرہ کے قیام کے دوران نوٹ کے مسائل کے بارے میں "کفل الفقیہ الفاہم" عربی
اور بعض سوالات کے جواب میں "الدولۃ الامکیۃ" عربی ضختم کتاب یادداشت کی مدد سے چند گھنٹوں میں لکھی۔ جب پر حرمین شریفین کے اکابر علماء
نے گل قدر تقریبیں لکھی ہیں۔

اپ نے پھر اپنے مختلف علوم و فنون میں سے ”فتاویٰ رضویہ“ بارہ جیخہ جلدیں میں کنڑالا بیان فی تحریۃ
القرآن، قرآن کریم کا ملکہ اور ارد و دروان مستند تفاسیر کا پیغما بر کا نجور اور ”جدا المختار“ علامہ ابن عابدین شامی کی شہرو
فقائق کتاب ”روا المختار“ کا پارچہ مبسوط جلدیں میں عربی حاشیہ نہایت اہم ہیں۔ اہل سنت و جماعت کے افراد اپ سے گمراہی عقیدت رکھتے ہیں اور
ایک کو ”علیحضرت“ کے معزز لقب سے یاد کرتے ہیں۔

جب گاندھی کی آندھی پلی اور بڑے بڑے زخم اتحاد کے پر فریب نعرے سے متاثر ہو گئے اس وقت آپ کی ذات گرامی ہی تھی جس نے بروقت کتاب و مذہب کی روشنی میں ”دو قومی نظریہ“ پیش کیا اور اتحاد کے خوفناک مضامین سے آگاہ کیا بعد کے حالات دو اقواء نے ان کی دورانی پیشی اور تزلف نکالا ہی کا ایسا ثبوت ہبیا کہ آج کوئی مسلم ”دو قومی نظریہ“ کی اہمیت سے انکار نہیں کر سکتا۔ علوم دینیہ کے جلیل القدر فاضل ہونے کے ساتھ ساتھ شعرومن کا ذوق بھی رکھتے تھے لیکن ان کا ذوق سلیمانی حمد و شنا اور نعمت و منقبت کے علاوہ کسی صنف سخن کی طرف متوجہ نہیں ہوا، ان کے کلام میں عالمانہ وقار ہے۔ قرآن و حدیث کی ترجیحی ہے، سوز و ساز اور کیف و صور ہے آپ کے مشہور زمانہ صلام کی گونج پاک و ہند کے کسی بھی گوشے سے سنی جاسکتی ہے۔

گونج گونج اُسھے ہیں نغماتِ رضا سے بوستان

کیوں نہ کس بھول کی مدحت میں و امنتائے ہے

مرحیعت و طریقت کا یہ آفتاب ۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء کو نماز جمعہ کے وقت بریلی شریعت میں روپش ہو گیا۔

أَعْالَى الْحِطَايَا فِي الْأَصْلَاحِ وَالْبَرَافِ

مشتث کردی کے موضوع پر چار سائیں کا مجموعہ

علماء ہند سہ (جیو میٹری) کے نزدیک مشتث وہ سطح ہے جسے تمین خلوط احاطہ کریں، اس کی دو قسمیں ہیں

- ۱۔ وہ مشتث جس کا تمام سیدھے خلوط احاطہ کریں اسے مشتث مستقیم الاصلاح کہتے ہیں اس کی علم صاحت میں بحث کی جاتی ہے
- ۲۔ وہ مشتث جس کا تمام منحی (ڈیڑھے) خلوط نے احاطہ کیا ہو جیسے کہ کوہ کی سطح میں فرض کی جانے والی مشتث، اسے مشتث سطح الگرہ کہتے ہیں، یہ کوہ کی سطح کا وہ ٹکڑا ہے جسے دو اور عظیمہ کی تین قویں احاطہ کئے ہوتے ہوں اور ہر قوی نصف دور سے چھوٹی ہو جیسے علامہ عبدالعلی بر جندی نے زیج الحُجَّۃ بیگی کی شرح میں تصریح فرمائی ہے۔

امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں۔

علمائے ہند سہ بعلمیوں کے زمانہ اور اس کے بعد سینکڑوں سال تک مشتث کردی کے مjhولات کو حاصل کرنے میں بہت مشقتیں اٹھاتے رہے، بعلمیوں نے محضی میں شکل قطاعی بیان کی جس کے ذریعے چھ معلوم اشارے ایک نامعلوم شے معلوم ہوتی ہے ابونصر ابن عراق کو توفیق الہی سے شکل مفہومی تک رسائی ہوئی کہ آئینہ شرائط کے مطابق مشتث کردی کے زادیوں اور ضلعوں میں تین معلوم چیزوں کے ذریعے تین دوسری چیزوں معلوم ہوتی ہیں۔ بھراں کی دو شاخیں نکالی گئیں۔

پھر شکل ظلی برآمد ہوئی اس کی بھی دو شاخیں ہیں۔ ان کے ذریعے لاکھوں مسائل نکالے گئے ہیں۔ علامہ بر جندی رحمہ اللہ تعالیٰ نے زیج الحُجَّۃ بیگی کی شرح میں وہ چھ شکلیں (مفہومی اور ظلی اور ہر ایک کی دو دو شاخیں) بیان کی ہیں۔

مجھ فقیر کو ان شکلوں کے دعووں کی شرطوں میں کلام ہے۔ بعض شرطیں بے فائدہ بڑھادی گئی ہیں اور بعض ضروری شرطیں بیان نہیں ہوتیں۔ میں نے اس موضوع پر ایک رسالہ "الْمَعْنَى الْمُجَلَّ لِلْمُمْغَنِي وَالظِّلَّي" لکھا ہے اس میں تفصیل دلائل پیش کئے ہیں اس کا مطالعہ کیا جائے۔ تمام اشکال کے مقاصد، جاری کرنے کی شرائط اور عمل کے طریقے میں نے آٹھ شعر دیں میں جمع کئے ہیں ۳۷

مولانا غلام حسین جوپوری نے زیج بہادرخانی میں مشتث کردی کے موضوع پر انتہائی شرح و بسط میں گفتگو کی ہے اس سلسلے میں چھ خلوط زیر بحث آئئے ہیں (۱) جیب (۲) ظل (۳) قاطع (۴) جیب التمام (۵) ظل التمام، ان کی جدوں میں (نقشے) انھوں نے تقریباً ساٹھ صفحات میں دی ہیں گے

اللہ تعالیٰ نے امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کو پچاپس سے زیادہ علوم میں بے مثال مہارت عطا فرمائی تھی، علوم قرآنیہ، احادیث

نبویہ اور فقہ میں ان کی وسعت نظر کا ایک جہان معرفت ہے، علم ہیئت اور توقیت میں یہ عالم تھا کہ معاصرین میں کوئی ان کا پاسنگ بھی نہیں تھا۔

علم مشتمل کردی، سخت قبلہ معلوم کرنے میں مفید اور معاون ہے اس لیے انہوں نے اس پر خاص توجہ فرمائی اور اس موضوع پر کئی رسائلے قلمبند فرمادیئے کئی ابحاث تو خود ان کے اپنے فکر کا نتیجہ ہیں، ایک آنباں (ترجمہ) ملاحظہ ہو فرماتے ہیں۔ یہ مقالہ وہ ہے جس کی فقیر کو توفیق دی گئی ہے۔ اس کے دلائل اور احکام میں نے اپنے فکر سے استنباط کئے ہیں، اللہ تعالیٰ ہی توفیق عطا فرمانے والا ہے۔ میں اس سے عفو و عافیت اور راہِ راست کی ہدایت مانگتا ہوں۔

مشتمل کردی قائم الزاویہ میں عقلی طور پر اضلاع کے لحاظ سے دس صورتیں متصور ہیں (۱) تینوں ضلعے ایک ایک چوتھائی ہوں۔ (۲) دو چوتھائی، چوتھائی اور تیسراں سے چھوٹا ہوں (۳) دو رباع، رباع ہوں اور تیسرا بڑا (۴) ہر ایک رباع سے چھوٹا ہو (۵) ایک ضلع رباع سے چھوٹا اور دو بڑے ہوں (۶) ہر ایک بڑا ہو (۷) ایک ضلع رباع سے بڑا اور دو چھوٹے ہوں (۸) ایک ضلع رباع اور دو بڑے ہوں (۹) ایک ضلع رباع اور دو چھوٹے ہوں (۱۰) ایک رباع، دوسرا چھوٹا اور تیسرا بڑا ہو۔

ان تمام صورتوں میں مشتمل کا ایک زاویہ تو قائمہ ہے، باقی زوایا میں چھ احتمال ہیں (۱۱) دونوں قائمہ ہوں (۱۲) ایک قائمہ دوسرے (۱۳) ایک قائمہ دوسرے منفرجہ (۱۴) دونوں حادہ ہوں (۱۵) دونوں منفرجہ ہوں (۱۶) ایک منفرجہ دوسرے حادہ۔

اس طرح کل عقلی احتمال ساٹھ ہوتے، ان میں سے صرف چھ تکلیف ہو سکتی ہیں ۳۰ کوئی ماہر فن ہی اندازہ لگا سکتا ہے کہ امام احمد رضا بریلوی کی جولانی فکر کیاں تک تھی۔ اس وقت مشتمل کردی کے موضوع پر چار رسائلے پیش نظر ہیں۔

۱۔ تینیں مشتمل کردی (۱۳۲۹ھ) دو صفحے ۲۔ وجہ زوایا مشتمل کردی (۱۳۲۹ھ) بارہ صفحے

۳۔ رسائلہ در علم مشتمل کردی (۱۳۲۹ھ) سات صفحے ۴۔ رسائلہ علم مشتمل کردی چھ صفحے
ابتدائی تین رسائل امام احمد رضا بریلوی کی اپنی تصنیف ہیں جبکہ اپنے کا چوتھار رسائل کسی کتاب پر تعلیقات ہیں یہ چار دل رسائل اپنے کے اپنے قلم سے لکھے ہوئے ہیں جن کا عکس شائع کیا جا رہا ہے۔ ممکن ہے کوئی اس فن کا ماہر ان پر تحقیق کرے اور انہیں اردو میں منتقل کر کے ارباب ذوق کو استفادہ کا موقع فراہم کر دے۔

یہ گواں قدر رسائل حضرت شیخ طریقت مولانا ریحان رضا خاں مدظلہ (بریلوی شریف) اور حضرت مولانا مفتی اختر رضا خاں ازہری مدظلہ (بریلوی شریف) کے پاس ہیں، حضرت مولانا مفتی تقدیس علی خاں مدظلہ شیخ الجامعہ، جامعہ راشدیہ، پریگوٹھ (سنده) کے توسط سے دستیاب ہوئے ہیں جس کے لیے ارکین مرکزی مجلس رضالا ہوران تمام حضرت کے شکر گزار ہیں۔

حضرت مولانا تقدیس علی خاں مدظلہ کا بیان ہے کہ علی حضرت امام احمد رضا بریلوی نے ان رسائل کا یہ نام تجویز فرمایا تھا۔
اعالی العطایا فی الاضلاع وائز وایا اضلاع اور زوایا کے بیان میں راشد تعالیٰ کے بند پایہ عطیات

محمد عبدالحکیم شرف قادری

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

۲۳، ذوالحجہ ۱۴۰۳ھ

۲، اکتوبر ۱۹۸۳ء

۲۵

سیم العد ارجمند ارجمند

اٹھت و نصلی علی سولہ کرام

قولہ (۲۳) اگر سچے مفہوم فقر کی جاہلیۃ الاتر بمقابلہ علی سطح کری
غیر مستقاطر بیس اور غلطیہ واحد ۱۵

قولہ (۲۴) دو دوسرے عظیمہ انجام تناصفت ۱۶

قولہ (۲۵) دوسرہ عکا بہم کمل قولہ شریعت غایبہ الحجیکیا نکون ربع الود

و خدھی علی بکھڑا فاکرہ ۱۷

۱۸ قولہ (۲۶) اگر سچے مفہوم اذانت من نقطہ قولہ عظیمہ قدر کا صفات علی عذر
اثالثہ قائمیت کا نتھی نقطہ قطب الشانشہ ۱۸

قولہ (۲۷) حروف ادب تفریق زواراً المثلث و افضل عز

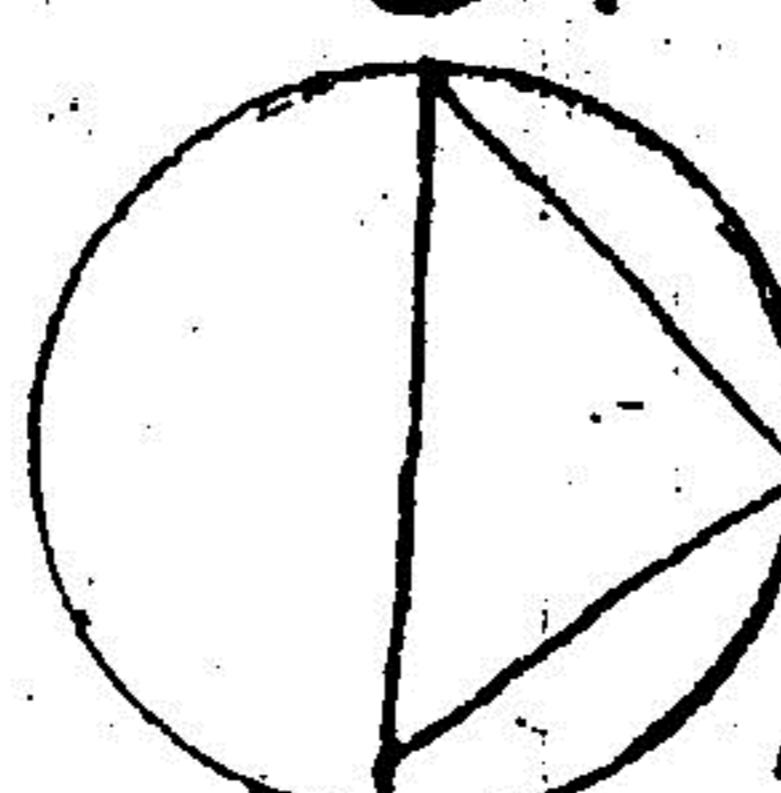
قولہ (۲۸) اتنا نی کی دلخی جبوڑا کھل پلیخ مندشت کروئی اس فرمی نصف الدوڑا ۱۹

قولہ (۲۹) صرف اس طرح من بلکہ اپنست زاویہ می نہیں ۲۰

قولہ اکسانی کی حصہ داشتی جیہیں اگر کوئی کہی کہ پہلے صافی عز
بلکہ کبھی نصف دوسری عز جیسے مثبت اس حین ۲۱

اور دسیں من جو کچھ سطحی دوسن کے صرف اتنا ثابت ہے کہ
انھیں سو بڑی نہیں تو جواب یہ ہے کہ کلام مثبت کروئی میں چھ جو قسمی دوڑا
خطام کے ہو اور سیمیں نصف دوڑے مثبت میں میں کہتا کہ اس اور اس

یتی ہو تو دوڑی ضاحیں بیوئیں اور ح احر بیچہ ہو تو احر عظیمہ
پس سیمیں کے علاوہ کا تباائع صرف نصفون پر ہوتا ہے اور ان دونوں نے دوسری



اب کو نہ کر کم پر قطع کیں ۱۷

قولہ (۳۴) مترجم صاحب اور بقیہ بالدرجہ قوت نہیں بلکہ ضروری بھی
کہیں کہ کوئی ضلع نہیں درس سے طلبی نہیں ہوئی جب بھی حاصل ہی ہو گا اور زاویہ
قیمت دو قاتمہ میں ہو سکتی ۱۸

قولہ (۳۵) کل زاویہ میں منتظر کروی اصغر میں قائمیں ۱۹

ص ۱۰ قولہ (۳۶) میتنکر کروی مجموع کل ضلعین اطراف میں انتالث ۲۰

قولہ (۳۷) میتنکر کروی تجویح الاضلاع اصغر میں محیط المکتبیہ ۲۱

ص ۱۱ قولہ (۳۸) مجموع الزوايا اکبر میں قائمیں واصغر میں سرت ۲۲

قولہ (۳۹) زاویہ قائمیں متساوی الساقین متساویان اونقول الفدا از
المتساویان لوزیران متساویں ۲۳

ص ۱۲ قولہ (۴۰) وزیر از زاویہ متساویین متساویان ۲۴

قولہ (۴۱) وزیر از اکبری وزیر از اعظم ۲۵

قولہ (۴۲) الفضل ع الاطول مو شر از زاویه اکبری ۲۶

ص ۱۳ قولہ (۴۳) خرض کرو کر ضلع میں مکبضلع اکبر از زاویہ اور بقیہ مگر ضلع
قائم الزاویہ سن ۲۷

قولہ (۴۴) اب فرض کرو دو ضلع اکبر از زاویہ ۲۸

ص ۱۴ قولہ (۴۵) مکبضلع زاویہ دائرہ ۲۹

ص ۱۵ قولہ (۴۶) اب دو ضلع زاویہ دائرہ ۳۰

اولاً یہ صحیح قاعدہ خیکو از او را قیم ماید بار مخالف میادن خوبیں بیان کرایتے ہیں

مصن اور اوسکو دو خوبی و خوبی اور ظلی اوسکی دو خوبی خرچیں ہیں ملیں زد

ص ۱۶ قولہ میں ب جسم کا اپنی نہ رہو جا خطا است حداش جس ب طا سکھ رہی

دست پر دیکھنے پر انداز قواعد کا استعمال میں صب طب اور جب طا نویسی
جنم نسلی کا ترتیب ہے ۱۲

قولہ (۱) سے یہ مستنبط ہوتا ہے یعنی فالمعنی ۱۲

قولہ کہ جنم طس کی وہی علامت ہے جسی دنوں مشیت ہیں کہ جنم طس = جنم طب
طب کے نیز اور حادثہ لامیز۔ ہمینہ مشیت ہوتا چھ نوجم طس کی بھی مشیت سونا لازم ۱۲

قولہ تو سب جیب التماہیز مشیت ہیں جب قوس ربع سکھ میتو جب خلیل مشیت

ہیں اور ربع کے زیادہ تو نصف جبکہ میان آخر حصہ ۱۲۔ یہ آنے پر ۱۲

قولہ باصرف ایں مشیت ہے کہ دو منہجوں کا سلسلہ مشیت ہوتا ہے ۱۲

قولہ اسیوں سلسلے اس وقت ۱۲

قولہ زیب دامہ کہ سب بھی مشیت ہوں ۱۲

قولہ لازم ربعہ کہ ایں مشیت دو منہجی ہوں ۱۲

قولہ (۲) یعنی اسلسلی ۱۲

ذواہ اور طب بتھہ شدت میں شدت کروی خاکہ ازراویہ کے عسی عظائم ۱۲

وزیر حادہ نہر میکھن مگر بیج کھم اور زاویہ سندھ بہہ بیج کے زیادہ تو اوسکا

زراویہ خسرو ائمہ ہمیشہ پیغام وترست ستمہ الصع صب ہوتا ہے بان خاکہ کا قدر ربع

ڈالنے اور سب طارم کا بھوتا ہے ۱۲

قولہ مس مقابل کی زاویہ سفر اسلام بجا ہوڑہ دلا کیف ۱۲

قولہ جب دوسرے خلیع میں ہوں اس واب لاہم الذی استبحد العفیف الماضیہ فی (۲) ۱۲

قولہ جنم مقابل خفن اکولا میں بختری و سوہنیا طبل بل باحمدہ الصناعین زاویہ اندری ۱۲

شقہ فاٹلا کا اضلاع شدت خاکہ ازراویہ۔ اقوال تینوں ربع بھی سوہنی ہیں

جبیں اسی سنتوں نہیں معدل ارافق و نصف اللہیار کے ارجاع کے باہر افقوں میں

اقيق و لصفت المبتدا و اول المسوت كارباع س ۱۰
 و قديم ص ۱۰ کون الا نصالع کلبي اربابها او اطوال او عجم سکه که اضلاع مثبت
 کروی قائم ازرا و مین پنج صورتین موکتی هنرست ب ربع دو ربع دو زاده کم
 در ربع اور ایکن زاده سه کم دیگر کم رود زاده باقی پنج صور عقلمند که ایک ربع
 دو کم ایک ربع دو زاده سه ربع دیگر کم دیگر زاده دو کم دیگر زاده
 زاده بیان مکن هنر از سه بیان صحیح آید خوش میں لکھا ۱۰
 بعد خود که احکام معموده چرف او سه صور تیز کهنا چو رفقاء در (۱) جباری کیا ۱۱
 او سه کم کو خدا به که ایک ربع دسی طرح دیون سکن ص ۱۱. سمعی کوچی دسی منی قید
 کر رایع تو اوسکا حاصل کلام سیمچه ایک کران فواید بے حد کرند میں سه شرط پر
 کچھ بخوبی تحقیق کیا و انجی خلبه قواعد خود را رعیت دو نون صور میں جباری کو ۱۲
 که سه اضلاع ربع کی کم میون باید کم اور دو زاده ۱۳

رسالت قولہ طا وزیرزادہ ۱۴

قولہ وکیل معاشرزادہ ب ۱۵

قولہ وکیل نام زادہ ب ۱۶

قولہ وکیل طلس نام و متر قائمہ ۱۷

قولہ وکیل نام زادہ ب ۱۸

قولہ حجم ب احوال انجبار در ۲۰ نوشتہ بود میں طا = حجم ب میں طلس تطبیق
 درین نیان جیان سنت که حکم ایچ دینجا نوشت حجم ب = حجم طلس میں طا اور درین
 فن ثابت شد ایست که سه بقدرها برخلاف قوای سه بختند و در ظل تماش
 نشند با بر ظل تماش سه بختند و در ظل نشند تماش میباشد میں جو
 میں اس حجم میں طلس نام طا = حجم ب میں طلس و ذلك ما کتب

(۴)
۱۴

سی بیان و مهیب هر چیز کن از خود را در می دوباره و در می دو باری آید ۱۵

حواله (۶) که بیان فقیر سکون او بحکم این شیوه چنانچه برای برآورده بیوی تأثیر نداشت

حواله این سی طب متعلق به محل اول و دویم ۱۵ هم

حواله اور طبق متعلق به محل سوم ۱۵

حواله اگر طبع متعلق در قبیل سی هم بیعنی ۱۵

حواله آور بیان بین مجموع حاده قائم که منفرد باید مخفی باشد ۱۵

شرط مشترک العفت سه هم جمیعی داشتند این حاده خاوی همین اول را نیز ۱۶

در درون نزد مخفی هم ۱۵

حواله جب اگر برآورده قائم که بخواست زیرا کرد و مثبت قائم الزاده بخوبی فساح افسوس

از رفع باشد باقی دوز او بحاده باشد که بین ۲۵ و ۳۰ سن اول اگر مازالاً خوش

میگشاند که وتر قائم که طاساوی بالا نشود از وتر حاده طب باشد ۱۵

حواله طب بیعنی که بخوبی برآورده مثبت مثبت روسی این نشود و در ۱۵

حواله آنکه محل بین اگر طبع در طازه زاده بحاج برآورده بود و در اگر برآورده

است او هم قائم و اگر کاکب است هم مثبت هم مثبت و بخوبی حاده ۱۵

حواله کوئی محل نداشته باشد و نیز قائم باشد مثبت طاساوی ساقی سه هم

رفع باشد که اقتصاد عیده ابریان خی تحریر نافی لامعنه بظاهر ۱۵

حواله طب بیان زاده بخوبی نیز قائم باشد مثبت طاساوی ساقی سه هم

و بخوبی برآورده دویست زاده هم بر قطب داشته ایشان باشد و سه هم

از قطب بر صحبت افتد قائم و اگر در پس محل نامحدود و بود ۱۵

حواله (طب اور طبع) نیز دویست قائم که این نشود از این ضمیح ایشان اگر

شون دور بایستیز از این سمت مجموع او و ایشان خود اگر از نشید و بود و اگر ایشان

۲۴

(۶۷)

کتر از ربع دورست شمر طلائی است که فضل ربع دور بین کمتر از فضل ربع
برای دور بود تا مجموع سه راح که از زنید و ز خود ^{۱۲}
زاویه α قائم است از سه راح و تر تمامه طلب عبارت
از راح طبع عبارت از اس ک β عبارت از ربع دور دل اصفهان کسر
سی و پنج تمامه اصفر از ربع سی و زاویه اصفر از قائم و كذلك وتر تمامه من ربع
^{۱۳} معلوم حاده و تمامه و تر تمامه در عظم من الریج فانتانه نه تنفسه و وترها
^{۱۴} لعنه من وتر تمامه و وتر حاده اعم من الریج ^{۱۵}
^{۱۶} β معلوم کسی حادره و وتر بالا اصفر من الریج و تر تمامه اصفر بالپاده
و تر تمامه کنک و اثنا نه الفی حاده فیوشل استال الدول ^{۱۶}

سمت قبلہ کے قواعد

عظمیہ محدث اور علم سہیت و توقیت کے ریگانہ روزگار ماہر امک العلام مولانا محمد ظفر الدین بہادری، تلمیذ و خلیفۃ امام احمد رضا بریلوی نے اپنی کتاب ”ابجواہر والیواقیت فی علما التوقیت“ کے آخر میں صفحہ ۲۰۹ سے ۲۱۹ تک امام احمد رضا بریلوی کے رسالہ مبارکہ ”سمت قبلہ“ کا دوسرا باب نقل کیا ہے جس میں آپ نے اپنے ایجاد کردہ دس قواعد بیان کئے ہیں جن کے ذریعے سمت قبلہ معلوم کی جاسکتی ہے، مشتمل کروی کے ساتھ ایک گونہ مناسبت کی بنابر اس مجموعہ رسائل میں یہ باب بھی شامل کیا جا رہا ہے۔

سمت قبلہ نکالنے کے اگرچہ قواعد بہت

ہیں جنہیں سچنڈ قاعدہ نقیر نے رسالہ سلم الافق میں بیان کیے مگر اس جگہ میں مناسب سمجھنا ہوں کہ اعلیٰ حضرت قبلہ ندس سرہ العزیز کے رسالہ سمت قبلہ سے باب دوم پر اکتفا کر دوں جس کے دش قاعدہ تم روئے زین زیر دبایا بحروف برسیل و جبل آبادی و جنگل سب کو میطھیں کہ جس مقام کا عرض د طول معلوم ہو نہیں آسانی سے اس کی سمت قبلہ نکل آئے آسانی اتنی کہان سے سهل تر بکان کے مبارکبھی اصلًا کوئی قاعدہ نہیں اور تحقیق ایسی کہ عرض د طول اگر صحیح ہوں اور ان قواعد سے سمت قبلہ نکالکر استقبال کریں اور پر دے اٹھا دیئے جائیں تو کعبہ مغفارہ کو خاص رو برو پائیں قال رضی اللہ تعالیٰ عنہ و نفعا علیکمہ دنیو و سرہ۔

باب دوم بفضلہ تعالیٰ ہمارے ایجادی قواعد میں

(قاعدہ ۱) اگر فصل طول ۱۸۰ درجے اور مقام کا عرض جنوبی مساوی عرض شمالی مکہ ہو تو اس کا قبضہ میں بعد مگر مغفارہ ہو گا کہ اس صورت میں وہ مقام کم مغفارہ کا مقابلہ رہے یعنی وہ اور مگر مغفارہ زین کے ایک قطر پر اس طرف مگر مغفارہ اس طرف وہ مگر مغفارہ میں جس وقت ٹھیک دوپہر ہو گا وہاں ٹھیک آدھی رات ہو گی مگر نذر کی آدھی رات پر دین کا ٹھیک دوپہر ہو گا مگر مغفارہ میں جس وقت آفتاب طبع

گریگا وہاں غروب ہو گا اور جس وقت غروب کرے گا وہاں علوع پر گما شرح حنفیتی میں لکھا کہ بہاں کا
قبلہ سب سہل تر ہے کہ بہاں کوئی سمت متعین ہی نہیں بلکہ جب صحر منہ کرد سب طرف تبدل ہے اتوں
یہ صحیح نہیں ضرور بہاں قبلہ متعین ہو گا اسکر ایک صورت میں اور اس کا حقیقتہ متعین گزنا دائع میں
متعصراً لکھ متعذر ہے اور جگہ صد اسیل کے فاصلہ سے جہت خوبی بہاں اتنا بھر کے تقاضات ہے
بدل سکیگی وجہ یہ کہ یہ مقام کوہ معظمه سے متعدد ہے اور مکہ کا قبلہ عین کعبہ ہے اور وہاں عین کعبہ کا
متعین گزنا کر سقد رخست دشوار ہے ہاں دہاں جو محل مقاطر کعبہ معظمه ہو خاص اتنی جگہ میں البتہ یہ
بات صادر ہو گی کہ جب صحر منہ کرد سب طرف قباد ہے جسے داخل کعبہ معظمه میں کہ وہ جگہ خود عین
کعبہ ہے کہ محاذات کعبہ معظمه میں زیر دبالاً صاف تو میں زمین سے ساتوں آسمان تک سب کعبہ ہے گر
اس محل کا استخراج نہ متعصراً لکھ متعذر ہے طول دعوض شہر کے دستے گئے ہیں نہ خاص کعبہ معظمه کے
پھر وہ کہ دیئے گئے ہیں خود مختلف ہیں اور ان کی غایت تقریب فسجن من لا یحيطون بشی من
علیہ الاب ما شاء البتہ اس تعداد کا یہ اثر ہو گا کہ وہ اس کی کے مثل ہو گا جس میں وہ کعبہ معظمه
میں ایسا حائل ہے جسے رفع نہیں کر سکتا کہ اس کا قبلہ جہت کعبہ ہے کہ افادہ فتح القادر اور
جبکہ بہاں کوئی عین کعبہ نہیں بتا سکتا توجہت کی تعین تحری سے ہو گی دال اللہ تعالیٰ عالم فقیر فخر المذول
القدر کہتا ہے کہ مجھے ایسا یاد آتا ہے کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے میرے پڑھنے کے زمانہ میں
ایک نفر میں فرمایا تھا کہ " طول دعوض اگرچہ شہر کے دیئے جاتے ہیں مگر ان کا حساب شہر کی
مشہور جگہ سے لیا جاتا ہے اور ظاہر ہے کہ مگر معظمه میں خانہ کعبہ سے زیادہ مشہور کون جگہ ہے مگر جو جگہ
اس کے خلاف اسی عرض اور ۱۰۰ درجہ طول پر ہو ضرور نہیں اس کی مشہور جگہ مقاطر خانہ کعبہ ہی ہو
غرض اس جگہ کی تعین کی دشواری دو قدر نقد و قوت ہے وائد تعالیٰ عالم۔

(قاعده ۲) اگر فصل طول ۱۰۰ درجہ اور عرض اصلان ہو یا شمالی ہو مطلقاً یا جنوبی ۵۰° اُم
سے کم تو اس کا قبلہ عین نقطہ جنوب ہو گا اور اگر جنوبی ۲۵° اُم سے زائد قبلہ نقطہ شمال قطبی ہو
۵۰° اُم سے عرض جنم مقصود ہے اگر اس سے کم بیش تحقیق ہو تو وہی

(قاعده ۳) اگر فصل طول صغری ہو اور عرض اصلان ہو یا جنوبی ہو مطلقاً یا شمالی ۵۰° اُم سے
کم تو اس کا قبلہ عین نقطہ شمال ہو گا اور اگر شمالی ۵۰° اُم سے زائد تو قبلہ نقطہ جنوب قطبی ہو اسی

میں ایک صورت تھی اور دوم میں جو سوم میں باراں گیارہ صورتوں میں اُس مقام اور مکمل
کا دائرة نصف النہار ایک ہو گا پہلی سات صورتوں میں اُس کا سمت الراس نصف زیرین میں
ہو گا یعنی دائرة نصف النہار مکہ مکرہ کے اس نصف میں جو گرد کے سمت القدم پر گزرا ہے اور پہلی
چار صورتوں میں اس کا سمت الراس نصف بالا میں ہو گا یعنی نصف النہار مکہ کے اس نصف
میں ہو گا جو گرد کے سمت الراس پر گزرا ہے اس قسم میں قسم اول کی نظر یعنی فصل طول صفر ہوا در
عرض شمالی ۵۰° اب ناممکن ہے کہ اس تقدیر پر وہ یہی مکمل معطلہ ہے نہ مقام دیگر۔

(قاعدہ ۴) اگر فصل طول ۹۰° درجے ہو شرقی یا غربی اور عرض اصلاحیہ و دلوں صورتوں میں انحراف
شمالی ہو گا بعد روض مکمل معطلہ یعنی طول غربی میں نقطہ مشرق اور طول شرقی میں نقطہ مغرب سے شمال کو
۵۰° ۱۰' جمع کیا ہو گا ظاہر ہے کہ جب فصل ۹۰° درجے ہے تو نصف النہار مکمل معطلہ یعنی ده دائرة کے
نقطہ شمالی سے تکلیف سمت الراس مکمل معطلہ پر ہوتا ہوا معدل النہار سے ملایا ہاں خاص نقطہ
اعتدال پر پہنچا یعنی فصل طول غربی ہے تو نقطہ مشرق سے اور شرقی ہے تو نقطہ مغرب سے اور جبکہ
مقام بے عرض یعنی خط استوا پر ہے تو یہاں نصف النہار مکہ عین افق پر واقع ہوا طول غربی میں
افق کے شرقی شمالی حصے پر اور شرقی میں غربی شمالی پر یعنی سمت الراس مکہ خاص دائرة اُرہ افق پر
ہے اور دہاں سے نقطہ مغرب یا مشرق تک جو فوس ہے عرض مکمل مکرہ ہے اور معدل النہار راس
افق کے سمت الراس پر گزرا ہوا ہے تو خط سمت قبلہ کے سمت الراس بلد سے سمت الراس مکمل مکرہ
تک ملایا جائیگا نقطہ اعتدال سے اسی فوس عرض کی قدر شمال کو ملایا ہو گا کما تاخنی مثلاً آجی

افق مسٹوی ہے \overline{H} معدل النہار آقطب شمالی

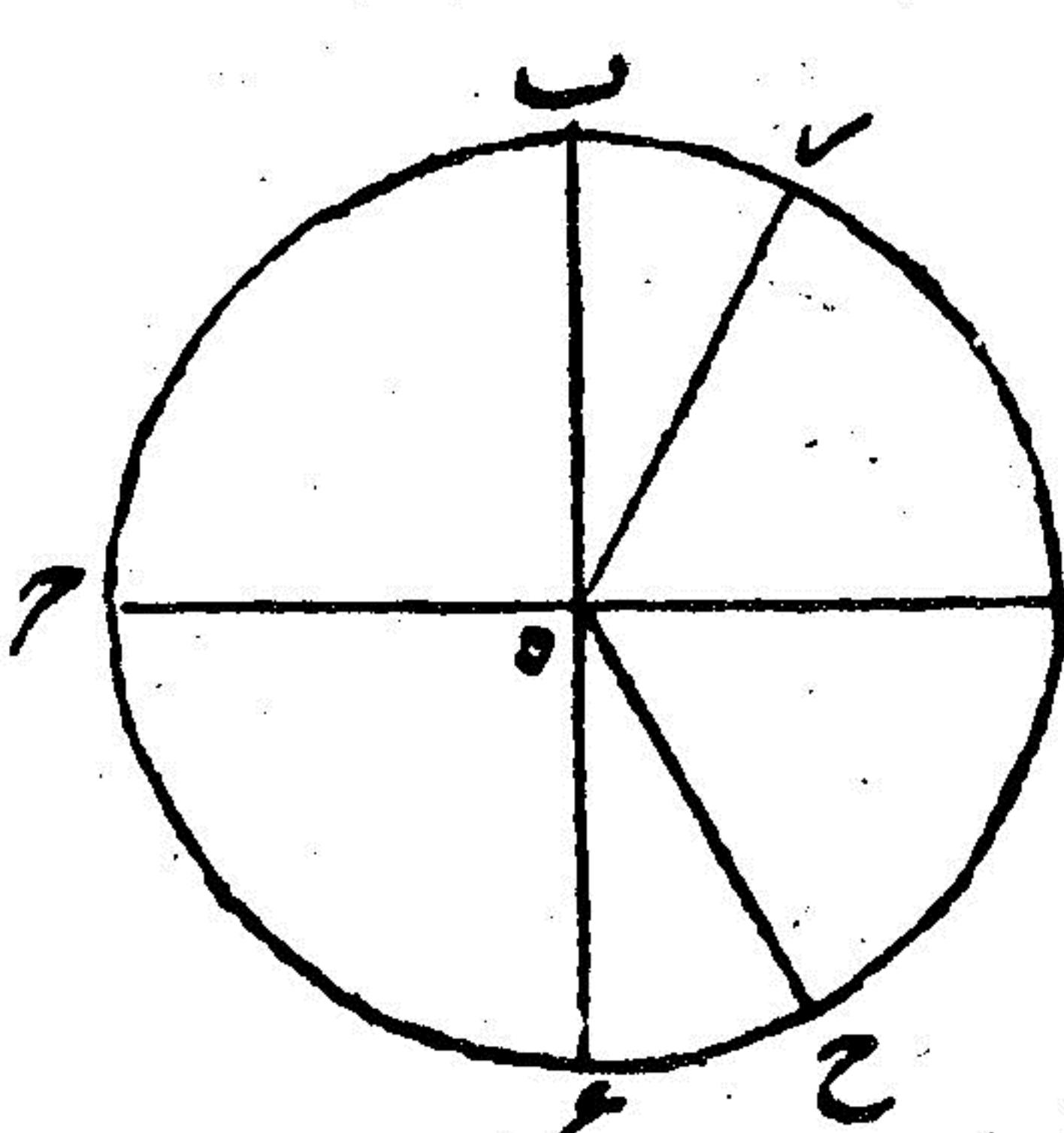
فصل طول شرقی ہے تو سمت الراس مکہ مکرہ اس سے

اس کا نصف النہار کے معدل سے نقطہ مغرب \overline{S} پر ملا

\overline{S} فصل طول ہے \overline{S} سا خط سمت قبلہ تو سمت کے

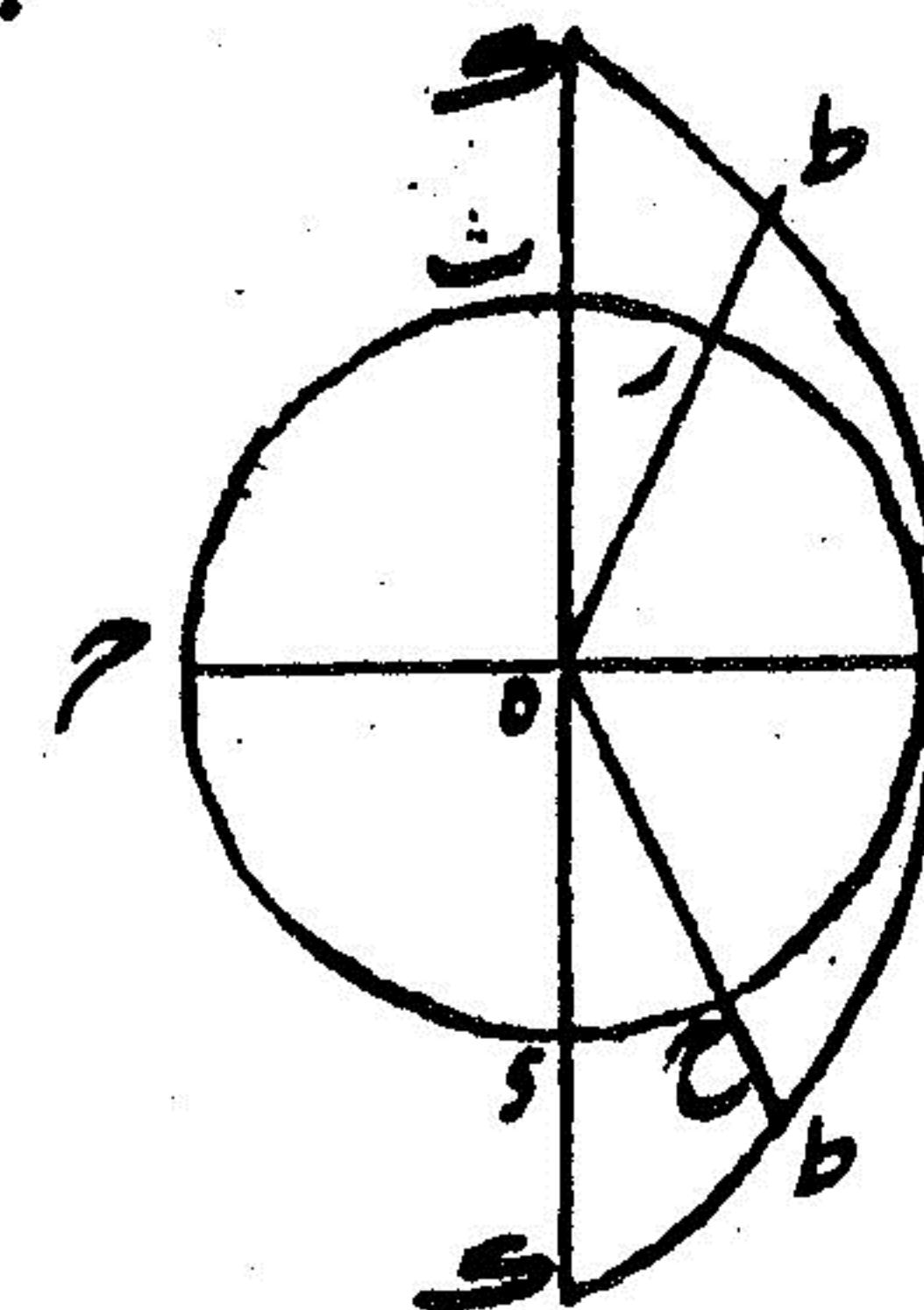
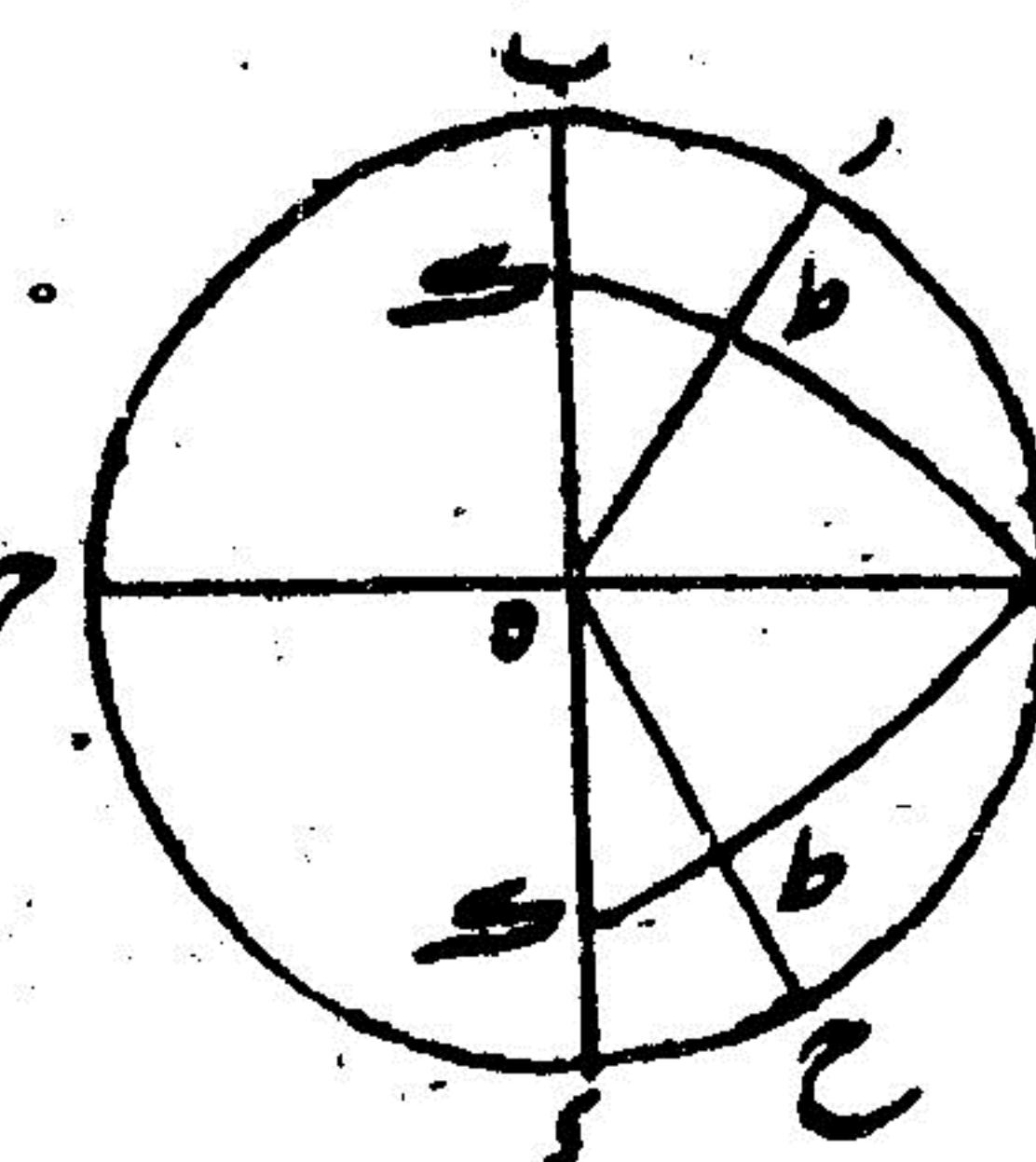
عرض مکہ ہے \overline{S} سے شمال کو انحراف ہے اور فصل طول

غربی ہے تو \overline{H} سمت الراس مکہ اس کا نصف النہار کے



معدل سے نقطہ مشرق \overline{H} پر ملا ہے فصل طول \overline{H} خط سمت قبلہ تو \overline{H} کے عرض مکمل معطلہ ہے

تے سے نہ کو اخراج فیض ہے تب پھر یہاں تک ۱۳ صورتیں ہوئیں ان میں کمیں کمی حادثت نہ تھی
تیکے ہو گئی ہم اعمال لوگوں کی نہیں کر کے کہ آسان ہیں وجہ و خل سے بھی لوگوں کی مراد ہوئے گے وہندہ
ضربہ دیم کی جگہ جمع و تفرقی لکھیں گے اور دو لوز جگہ تبدیل سخط ترک کر دیں گے کہ یہاں حاجت خطری
ہوتی فاخطہ (قاعدہ ۵۵) اگر فصل طول شرقی خواہ عربی کریا جائیں ہو اور عرض معدوم تو چاروں
صورتوں میں طبع عرض مکہ + جیب فصل = ختم اخراج فیض نہیں میں بدستور پہ اخراج نقطہ
مشرق سے ہو گا اور شرقی میں نقطہ مغرب سے مغل اب حراج فیض مسوی ہے تھے تو مغل اپنا
اقطب شمالی طحیت الراس تک مغل اطے اس کا نصف الہمار



فصل طول شریٰ خواہ غربی فوس
کے سے جو ۹۰ سے کم طول شریٰ
میں جزو فوس تھے اور غربی میں جزو
فوس تھے اور ۹۰ کے زیادہ طول
شریٰ میں فوس تھے اس کا جزا

خوبی میں رہ جزان چاروں صورتوں میں تو ساتھ نظر مغرب یا توحید مشرق سے جانب
شمال انحراف ہے یہ تو ساتھ یا زادیہ رہت یا زادیہ حادیہ ہے تو اس زادیہ کا جاننا تو س
انحراف کا جاننا ہو گا چاروں صورتوں میں مختلف طریقے قائمہ اززادیہ ہے کہ مودل پر مبینہ اطیقے
کے پیدا ہوا ہے اور اس میں طریقے وضن مذکورہ اور کہ فصل ہوں ہے تو حکم سہی فصل نہ
وضن مذکورہ معقول + جب بفصل نہ طبع انحراف دہو المقصود۔

فائدہ یہاں اگر جیب نصیل عرض حرم کے مساوی ہو یعنی فصل صفحہ ۲۵۰ پتھر ہوتا نہ رون
۲۵۰ دسجے ہو گا کہ صحیح امر نہ ہو گا اور وہ فصل ۲۵۰ ہے مثالاً افرض کرو فصل طیل شرطی یا
غیری ایک دو قسم مذکورہ معتبر ہے اللہ ۹ فلم عرض مکہ ۱۴۳۵ھ ۱۰ جمادی اول + جیب بکد تیفہ
۱۱۶۲۴ میں ۲۵۰ دسجے توں ۲۵۰ دسجے کہ تمام انصاف یعنی انحراف ہے
یعنی نقطہ شماہی سے صرف ڈہائی دو قسم مشرق یا مغرب کو جیکہ ہو گا مثالاً ۲۵۰ افرض کرو فصل
۲۵۰ درجے ۵۹ دو قسم یہاں جیب دفعہ دو یعنی صرف ۲۵۰ سے اسقدر تریکہ ہے کیا ان مراتب

اعشار یہ تک اصولیات میں فرق نہیا چ جائے لوگوں کا عرض مکہ معنیٰ تدریج اخراج ہے
مثال ۳ فرق کر فصل طول ۹۰ درجے ایک دیقیقہ تو قوس منبع ۸۹ درجے ۵۹ دیقیقہ اور اخراج
دی بقدر عرض مکہ معنیٰ تدریج ۳ میں فرق کر فصل طول ایک سوانحی درجے ۹۵ دیقیقہ تو قوس منبع
ایک دیقیقہ اور اخراج مثل اول ۳۰ درجے ۹۰ دیقیقہ خط استوایں اگر فصل طول اصلہ نہ
قبلہ میں نقطہ شمال کی طرف ہو گا پھر ایک دیقیقہ فصل طول پر نقطہ شمال سے نقطہ اعتدال کی طرف
ڈالی دیقیقہ پھر جتنا فصل طول ٹبریگا نقطہ اعتدال سے قریب ہوتا جائیگا یہاں تک کہ پوری
۹۰ درجے فصل طول پر صرف ۲۱ درجے ۲۵ دیقیقہ فرق رہ جائیگا یہ انتہا کے قرب ہے پھر جتنا
فصل طول ٹبریگا نقطہ اعتدال سے بعد اور دوسرہ نصف النہار سے قرب ٹبریگا یہاں تک
کہ ۱۸۰ درجے فصل طول پر ٹھیک نقطہ جنوب کی طرف ہو جائیگا۔

(قاعده ۴) اگر فصل طول ۹۰ درجہ بتری یا غربی اور عرض جنوبی ہو خواہ شمالی عرض مکہ معنیٰ سے کم یا
برابر یا زائد آئھوں صورتوں میں فصل عرض مکہ + جسم عرض بلد = فصل انصاف شمالی بدستور فصل طول عرضی
میں اخراج نقطہ مشرق سے اور شریتی میں مغرب سے۔ ظاہر ہے کہ جب فصل طول ۹۰ درجہ ہے
تو نصف النہار مکہ مکرہ نقطہ اعتدال پر بعد سے ملی گا پھر اگر عرض شمالی ہے تو قطب شمالی بالائے افق
ہو گا اور یہ نصف النہار افق سے ملی گا اور عرض جنوبی ہے تو قطب شمالی زیر افق ہو گا اور یہ نصف النہار
اونکے پس سے آگر نقطہ اعتدال پر ملی گا بہر حال قوس سمیت قبلہ کہ سمیت راس البد سے لکھی ہے
پہلی صورت میں سمیت راس مکہ مکرہ پر گزر کر افق سے ملی گی اور دوسری صورت میں افق سے گذر
کر سمیت راس مکہ پر ملی گی بہر حال نقطہ اعتدال سے اس قوس تک جو قوس دوسرہ افق کی ہے دو
قوس اخراج ہے اور جو قوس نصف النہار مکہ کمر سہ کی ہے وہ مکہ مکرہ کا عرض ہے اور دوہڑا زاویہ
کہ نقطہ اعتدال پر ان دونوں قوسوں سے بنادہ بقدر عرض البد ہے کہ اس کا قیاس وہ قوس
نصف النہار بلد ہے جو قطب شمالی و نقطہ شمال میں داخل ہے اور دوہڑا مسادی عرض بلد ہے
اور یہ زاویہ کہ افق پر اس قوس سمیت سے بنانا ناممکن ہے کہ قوس سمیت ایک دوسرہ ارتفاع کی
قوس ہے اور دوسرہ الارتفاع و اونکے تقاطع کا زاویہ یہ ممکن ہے کہ ان میں پر ایک
دوسرے کے قطبین پر گزرا ہوا ہے شکل اگلے صفحہ پر ہے اس حدا افق شمالی ہے آنقطہ شمالی

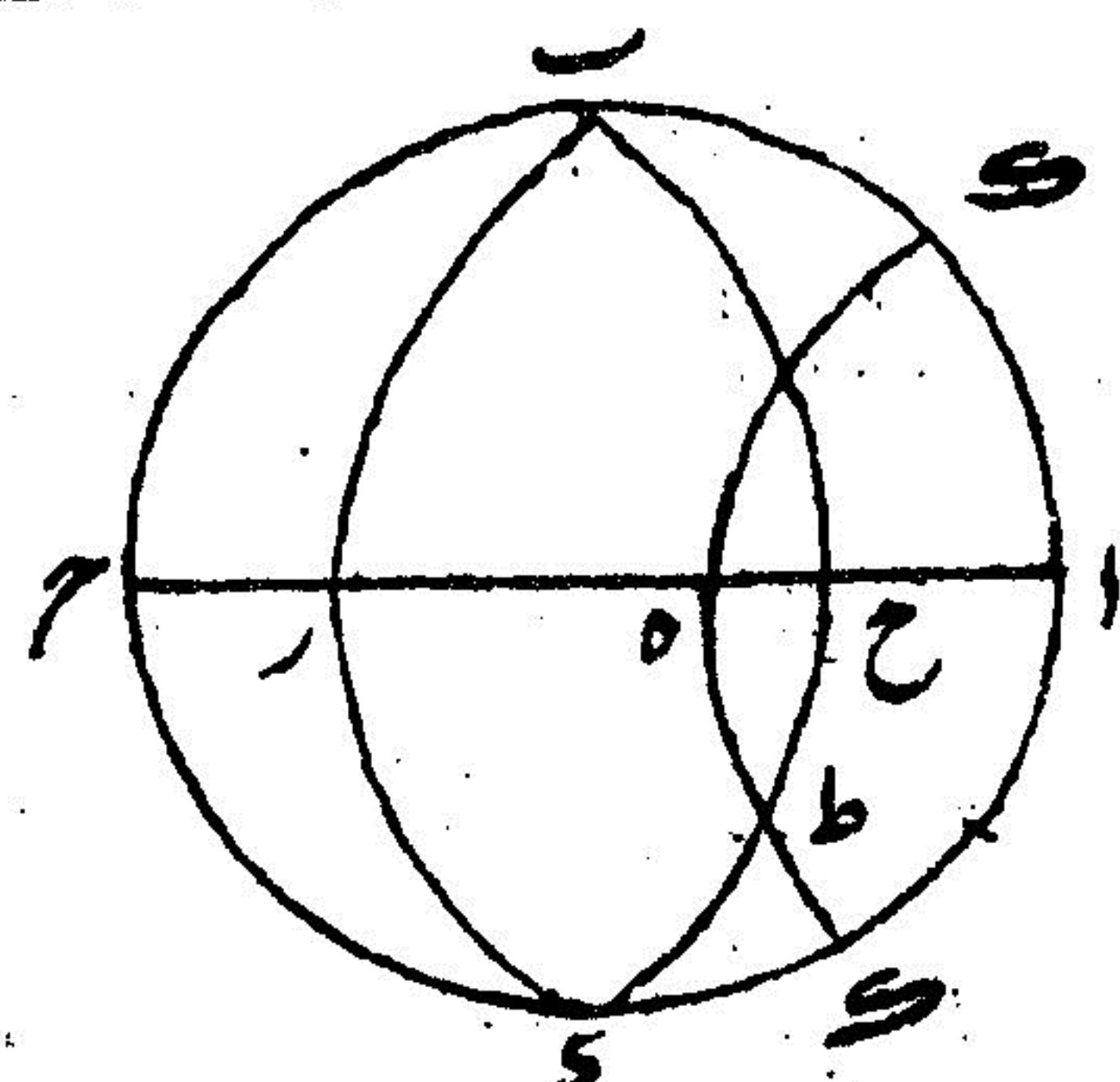
مَدْرَد مَعْدُل حَقْبِ شَمَالِي طَسْتِ الرَّاسِ بَكَرْمَه

فَصَلْ طَوْلِ شَمَرْتِي مِنْ طَحَبِ اُورْغَبِي مِنْ طَحَادِ

اَسِ كَانْصَفَ النَّهَارَه طَحَادِ قَوْسِ سَهْتِ نَبْلِي يَعْنِي اَسِ

قَوْسِ عَرضِ الْبَلْدِ بَسِ كَانْيَا هِسْ دَوْنُونْ زَادِيَه اَسِ

اَسِ حَيْ مِنْ طَادِ يَا طَادِ عَرضِ بَكَرْمَه اَسِ



اَنْجِ جَنْوِي آَقَطبِ شَمَالِي زَيْرِ اَنْجِ هَكَ طَادِ قَوْسِ سَهْتِ تَبْلِدِ بَاتِي پَسْتُورِ اَسِ مَثَلَتِ طَادِ مِنْ

كَوْ دَوْنُونْ شَعْكُلُونِ مِنْ اَسِ كَلَ زَادِيَه قَائِمَه طَادِ اَنْجِ بَزْ كَمْ ۲۱ فَاطَلِي جَمَتْ عَرضِ الْبَلْدِ + طَلَانِ طَادِ عَرضِ بَكَرْمَه

طَلَانِ طَادِ قَوْسِ اَخْرَافِ يَوْمِي مَثَلَتِ طَادِ دَهْوَ القَصُودِ مَثَالِ اَطْلُونِ شَرْتِي ۰۰ بَيْرِي اَغْنِي

۰۰ فَرْضَ كَوْ دَوْرَضِ اَيْكِ دَقِيقَه . طَادِ عَرضِ بَكَرْمَه ۹۵۵۹۳۵۳۶۶۶ ۰۰ جَيْبِ التَّامِ بَكَدِ دَقِيقَه لَبَحَارِمِ

مِنْ ، صَرْتِي بَكَدِ مَثَلِ مَرْنُوعِ ہے تو خَوَدِ عَرضِ بَكَرْمَه قَدَرِ الْفَرَافِ شَمَالِي ہُوَ اَجْسِيَا كَه اَصْلَانِ عَرضِ ہُونَے کِي

حَادِتِي مِنْ مَحَامِتَالِ ۲۰ فَرْضَ كَوْ دَوْرَضِ ۰۰ فَرْجِرِ كَاهِلِ اَيْكِ دَقِيقَه ۹۵۵۹۳۵۳۶۶۶ +

۰۰ ۹۵۵۹۳۵۳۶۶۶ = ۹۵۵۹۳۵۳۶۶۶ تَوْ قَوْسِ اَخْرَافِ ۲۰ ثَانِيَه نَتْيَجَه مِنْ فَصَلِ طَوْلِ

بَرِ شَرْتِي ہُوَ خَواهِ جَنْوِي عَرضِ شَمَالِي ہُوَ خَواهِ جَنْوِي خَواهِ اَصْلَانِ ہُوَ اَنْصَارَافِ مَطْلَقًا شَمَالِي ہُوَ كَاهِلِ اَوْرَزِيادِ

سَهْيَ زَيَادَه عَرضِ بَكَرْمَه کَه بَراَبِرِ عَرضِ قَطبِ شَمَالِي کَه قَرِيبِ الْفَرَافِ نَهَيَتِ خَفِينِ تَرِيبِ نَفَيِ ہُوَ جَمِيَّ

بَهْرِ عَرضِ بَكَنِيَّا گَهْيَتِا جَمِيَّا الْفَرَافِ بَرِ بَرِتِا جَمِيَّا یَهَا تَكِ کَه خَطِ اَسْتَوَارِ ۲۵ ۰۰ چَوْ جَمِيَّا بَهْرِ جَرِبِ

عَرضِ جَنْوِبِ کَه جَلِيَّا الْفَرَافِ کَمْ ہُونَما شَرْوَعِ ہُوَ كَاهِلِ اَنْصَارَافِ گَهْيَتِا جَمِيَّا الْفَرَافِ گَهْيَتِا جَمِيَّا یَهَا تَكِ

کَه عَرضِ تَسْعِينِ کَه بَاسِ بَهْرِ تَرِيبِ لَفَنِي ہُوَ جَمِيَّا ۔

(قَاعِدَه ۰۰) اَقْوَلِ اَگْرِ عَرضِ مَوْقِعِ الْعَوْدِ دَوْرَضِ الْبَلْدِ سَهْيَ سَادِي ہُوَ اَوْ فَصَلِ طَوْلِ شَرْتِي خَواهِ جَنْوِي

کَمْ ہُوَ تَوْ عَرضِ الْبَلْدِ شَمَالِي اوْ بَيْشِ تَوْ جَنْوِي انْ چَارِ دِوْنُونْ صَورَتِي مِنْ تَبْلِدِ عَيْنِ نَقْطَه اَعْتَدَالِ پَرِ بَهْرِ كَاهِلِ فَصَلِ

طَوْلِ شَرْتِي مِنْ نَقْطَه مَغْرِبِ اَوْرَغْرِي مِنْ نَقْطَه شَرْقِ عَرضِ شَمَالِي مِنْ دَاهِرَه اَوْ دِلِ السَّهَوَتِ کَانْصَفَ بَالِا

مَعْدَلِ سَهْيَ شَمَالِي ہُوتَابِي اَوْ نَصْفَتِ زَيْرِي جَنْوِي اَوْ دَوْرَضِ جَنْوِي مِنْ بَالِ عَكْسِ تَوْ عَرضِ شَمَالِي مِنْ

بَجْكِي فَصَلِ طَوْلِ کَمْ ہے نَصْفَتِ النَّهَارِ مَكَه مَغْنِيَّه مَعْدَلِ کَه نَصْفَتِ بَالِ سَهَيَّا اَوْ دَوْرَضِ جَنْوِي مِنْ جَبِ كَه

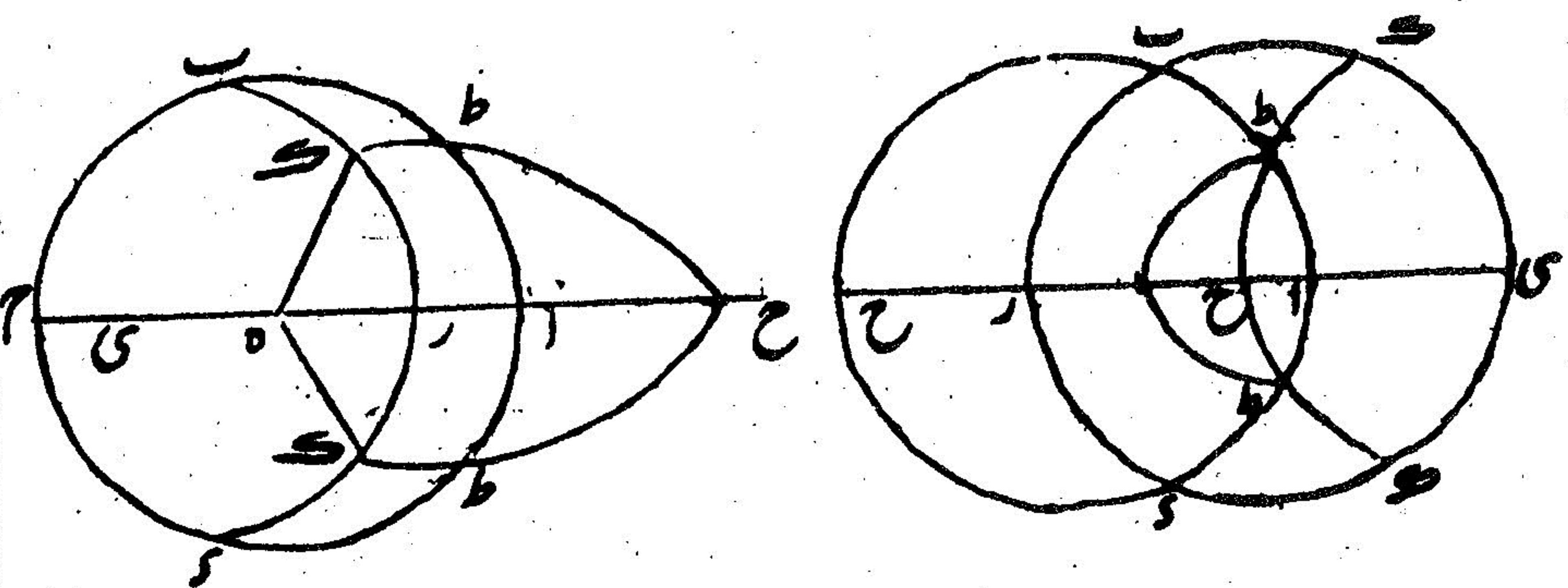
فَصَلِ طَوْلِ زَادِي ہے نَصْفَتِ زَيْرِي مِنْ بَالِا اوْ سَهَوَتِ الرَّاسِ حَرَمِ مَحْسَرَمِ مَعْدَلِ سَهْيَ شَمَالِي ہے تو دَوْنُونْ

صورتوں میں اول السوت کی طرف آئی اب وہ عمود کے نقطہ اعتماد سے اس سمت پر ہوتا ہوا صفت
پر عرض بلد کے فاصلے سے گزر یا اور اول السوت خود یعنی نقطہ اعتماد پر گزرا ہوا اور صفت المدار یعنی
بھی عرض کہتا ہے اگر عمود اس پر منطبق نہ ہو تو دو عظیمہ نقطہ اعتماد سمت الراس یا نقطہ اعتماد و
سمت القدم یعنی ربیع دوسریں دوبار میں اور ہر دو عظیمہ کو صفت دور پر تقاطع ضرور ہے تو دو داروں
کا تین جگہ تناطع ہو اور یہ محال ہے لا جرم خود اول السوت ہی وہ عمود ہے سمت الراس کے عین
اول السوت پر ہے اور عرض سمت الراس بلد اور جنوبی میں اس کی سمت القدم میں موقع عمود ہے
اور ہمیں اول السوت کے بلدوں مکہ دونوں کے سمت الراس پر گزرا ہے دائرة سمت بلد ہے تنبیہ اقوال
یہ شرائط کہ ہم نے ذکر کیے ان کی وجہ ہے کہ جب یہاں سمت الراس مکہ مغلیر وائرہ اول السوت
پر ہے اور اس کا عرض شمالی ہے اسی صفت اول السوت پر واقع ہو سکتی ہے جو شمالی ہو لہذا
افق شمالی میں ہو گی مگر صفت بالا پر توفیق طول ۰۹ سے کم ہوا اور جنوبی میں ہو گی مگر صفت زیرین
پر توفیق طول ۰۹ سے زائد ہوا فائدہ کا عرض البلا ہمیشہ عرض مکہ سے زائد ہو گا کہ اول السوت
کا معدل سے غایتہ فضل عرض البلا ہے یہ کم ہوتا جاتا ہے تو جس کا عرض عرض حرم کے برابر یا کم
ہے اس کے اول السوت پر سمت راس کا ذوق ع محال ہے فائدہ کا ساخت عمود میں گزرا کریں
جب تک فصل ہوں کی تو س منقع ۷ درجہ ۲۶ دقیقہ ہو عرض عمود کا عرض حرم سے ایک دقیقہ تفافت نہیں
آتا ہاں عرض شمالی میں جتنا فصل ۲ درجہ ۲۶ دقیقہ سے زیادہ یا عرض جنوبی میں ۲ درجہ ۰۳ دقیقہ
سے کم ہو گا افادات زیادہ ہوتا جائیگا تو جبکہ ٹو س منقع فصل میں قبلہ بلا انصراف ہونا معلوم نہ گا جب
تک تو س ہائے جیب و ظل اور خود عرض البلا میں ثوانی کی تدقیق نہ کیجا گئے مثلاً فصل ہوں ایک درجہ
نہ عرض حرم ۷۷ درجہ ۳۵ فصل طول ۰۹۹۹۹۳۲۸ ر ۹۹۹۹۱۵ = ۰۹۰۶۳۵۰۵ + ۰۱۰ ب
بلاند قیق ثوانی اس کی تو س ۷۷ درجہ ۳۵ دقیقہ تو عرض عمود مادی عرض حرم تو جس شہر کا عرض
۲۱ درجہ ۲۶ دقیقہ ہو اس کا قبلہ شمال کو ہو گا اور جس کا عرض عمود ۲۱ درجہ ۲۵ دقیقہ بلا انصراف ہو گا
اور ۲۱ درجہ ۲۶ دقیقہ پر جنوبی ہو گا اور برد جہ تدقیق اس ماحصل جمع کی تو س ۷۷ درجہ ۲۶ دقیقہ وہ تنہی
تو عرض عمود ۲۱ درجہ ۲۵ دقیقہ ۲۱ ثانیہ پس اس قاعدہ کے بناء پر جس کا بیان بعد قاعدہ ہشتہ میوگا
فرصل ۰۸۵۸۰۵۰۰ ر ۱۱ - جم عرض عمود ۱۱۹۸۶۹۱۶۱۷ = ۹۱۸۹۱۶۱۷ ر ۱۱ الحفوظ لپس عرض اس درجہ

۵۰ دوستیہ میں تفاصیل اثنا نیمہ نام محفوظ ۱۴۸۷۹۱۶۱۱ جیب اثنا نیمہ ۲۶۹۲۶۰ = ۵۰۴۱۲۹۰
 قوس این طلی اتفاقیہ، اثنا نیمہ یہ الصراف شمالی ہوا اور اگر عرض ۱۷ درجہ ۲۵ دقیقہ اثنا نیمہ ہو تو قبلہ بلاد القمر
 ہو گا اور اگر ۲۱ درجہ ۲۵ دقیقہ اثنا نیمہ ہو تو اب بھی تفاصیل وہ اثنا نیمہ نام محفوظ ۱۶۸۹۱۶۱۱ جیب وہ
 بھی ایک دوستیہ نصیل طول پر ہے درستہ مثلاً دو دقیقے نصیل پر پتہ ہی چلیگا ان فوارع میں اس پر عمل ممکن
 ہو جائی کیا لاتخیز۔

(فائدہ ۸) اول اگر عرض موقع کم و نام عرض البلد کے مساوی ہو اور نصیل طول شرقی یا غربی کم
 ہے تو عرض جنوبی اور زائد تو عرض شمالی تو ان چاروں صورتوں میں جیب عرض البلد + نصیل طول =
 نصیل انحراف خواہ جیب عرض حرم - جم عرض البلد = جیب انحراف خواہ جم عرض مکہ + جیب نصیل طول =
 انحراف از نقطہ شمال بدرستون نصیل شرقی میں نقطہ مغرب اور غربی میں نقطہ مشرق اب ح واقع ہے
 اول میں جنوبی دوسریں میں شمالی اول میں سر ح واقع ہے دوسریں میں سر وحی دائرہ معدن ح
 تطب شمالی و سمت الراس بلد ط سمت الراس حرم ح ط نصف النہار حرم و ط خط سمت قبلہ
 اط قوس انحراف از نقطہ شمالی پر افق مائل افق مسٹوی سے دو حصہ ہو جاتی ہے تطب طاہر کی طرف
 کا نصف افق مسٹوی سے نیچا اور تطب خنی کی طرف کا اوس سے اوپر ہوتا ہے افق کا حصہ بالا عرض
 شمالی میں معدن کے نصف زیرین سے شمالی اور عرض جنوبی میں بالعکس۔ اب کو عرض شمالی میں
 نصیل طول زیادہ ہے نصف النہار کے معنطلہ معدن کے حصہ زیرین سے ملا اور عرض جنوبی میں کو نصیل کم ہے
 حصہ بالا پر آیا اور یہ حصہ اپنے قریب کے حصہ اپنے افق سے جنوبی میں اور سمت الراس حرم معدن کو
 شمالی تو دوسریں صورتوں میں سمت الراس کے معنطلہ جانب افق آئی عمود کو نقطہ اعتماد اس پر
 گزرتا ہو انصاف النہار پر تمام عرض البلد کے فاصلہ سے گزر اور افق بھی اعتدالیں پر گزری اور معدن کو
 بھی فاصلہ رکھتی ہے اگر عمود اس پر منطبق ہو تو لازم آکے کہ دو خطیہ نقطہ اعتدال اور نصف النہار دوسری
 پر صرف ربع دور کے نصیل میں وہ ہماریں اور یہ حال ہے آجرم ضرور ہے کہ افق ہی یہ عمود ہوا اور اس
 کا موقع عین نقطہ شمال اور سمت الراس حرم نفس دائرہ افق پر نقطہ اعتماد اس پر شمال کے پیغ
 میں اس مسئلہ ح اط قائم الزادہ میں ح ط تمام عرض مکہ مکرمہ آج عرض بلد اور نادیہ ح کا قیاس

ورنج جو نی میں تو سکے رنس طول اور شاندی میں کہی کہ اس کی تنتیع ہے بہر حال اس کا قیاس تو س



فصل ہے تو اس ثلث میں تین معلوم ہوتے ہندہ اسی سماں توں انحراف بوجوہ جان سکتے ہیں (۱) بکری خلی
جب عرض البلد + طل نصل طول = طل انحراف (۲) فامغنا جب عرض حرم = عرض البلد = جب انحراف
(۳) بکم مغنا عرض مکہ = جب نصل = جب آٹا انحراف نہ کرو ہوا المقصود تقبیحہ اقوال شرائط
کہ ہم نے ذکر کیے اول کیوں جب فیاض سابق پڑھا ہر ہے کہ سمت الارض مکہ مکہ افق کے اس خصیہ پر
ہو سکتی ہے جو معدل سے شمال ہے لہذا افق جنوبی میں نوگی مگر نصف بالا پر تو نصل طول کم ہوا اور
شمالی میں نوگی مگر نصف زیرین پر تو نصل زائد ہوا فائدہ = عرض البلد یعنی تمام عرض مکہ مغفرتے کم
ہو گا کہ افق و معدل کا خاتم نصف نصف انوار پلہ پر بعد رسم عرض بلد ہے پھر کم ہوتا جاتا ہے پہاں
کہ کنکن نقطہ اعتدال پر معدوم ہو جاتا ہے تو واجب کہ تمام عرض البلد عرض حرم سے زیادہ ہو
لازم کہ عرض البلد کا تمام عرض حرم سے کم ہو فائدہ یہاں بھی جب تک عرض جنوبی میں نصل طول
خود رجہ ۲۷ دقيقہ اور شمالی میں نصف دو حصے اسی قدر کم نہ ہو عرض عمودیں ایک دقيقہ کا تفاوت نہ ہو جی
کمال بخشی میں عرض جنوبی میں نصل جتنا بڑے ہے اور شمالی میں کچھ عرض ہمود زیادہ اور عرض ملک کم آئیں
کہ لائن خلصہ یہ کہ پہاں نصل طول جتنا کم ہو یعنی خود با بعد تنقیح آتنا ہی عرض البلد زیادہ اور زیادہ
ہو تو کم مثال ۱۔ فرض کرو کہ طل بلد ایک دھینہ نہ ہو عرض حرم + جم فصل کی قوس جیسا ابھی قاعدہ
سابقہ میں گزرا ہو دو بھہ ۲۷ دقيقہ ٹھانیہ اشارہ ۹ بولگا یہ عرض بلد جنوبی ہے تمام عرض حرم سے
صرف ۰۷ ٹھانیہ کم ہے جب عرض بلد ۱۱، ۹۵ ۹۶۰۹۱ + طل نصل ۱۹۲۱۵ = ۲۸۰۸۳۸۶ تھے قوس
ایں طل ۰۵ دقيقہ ۱۰ ٹھانیہ پس انصراف شمالی ۹۰ دو بھہ ۰۷ ٹھانیہ یا جب عرض حرم

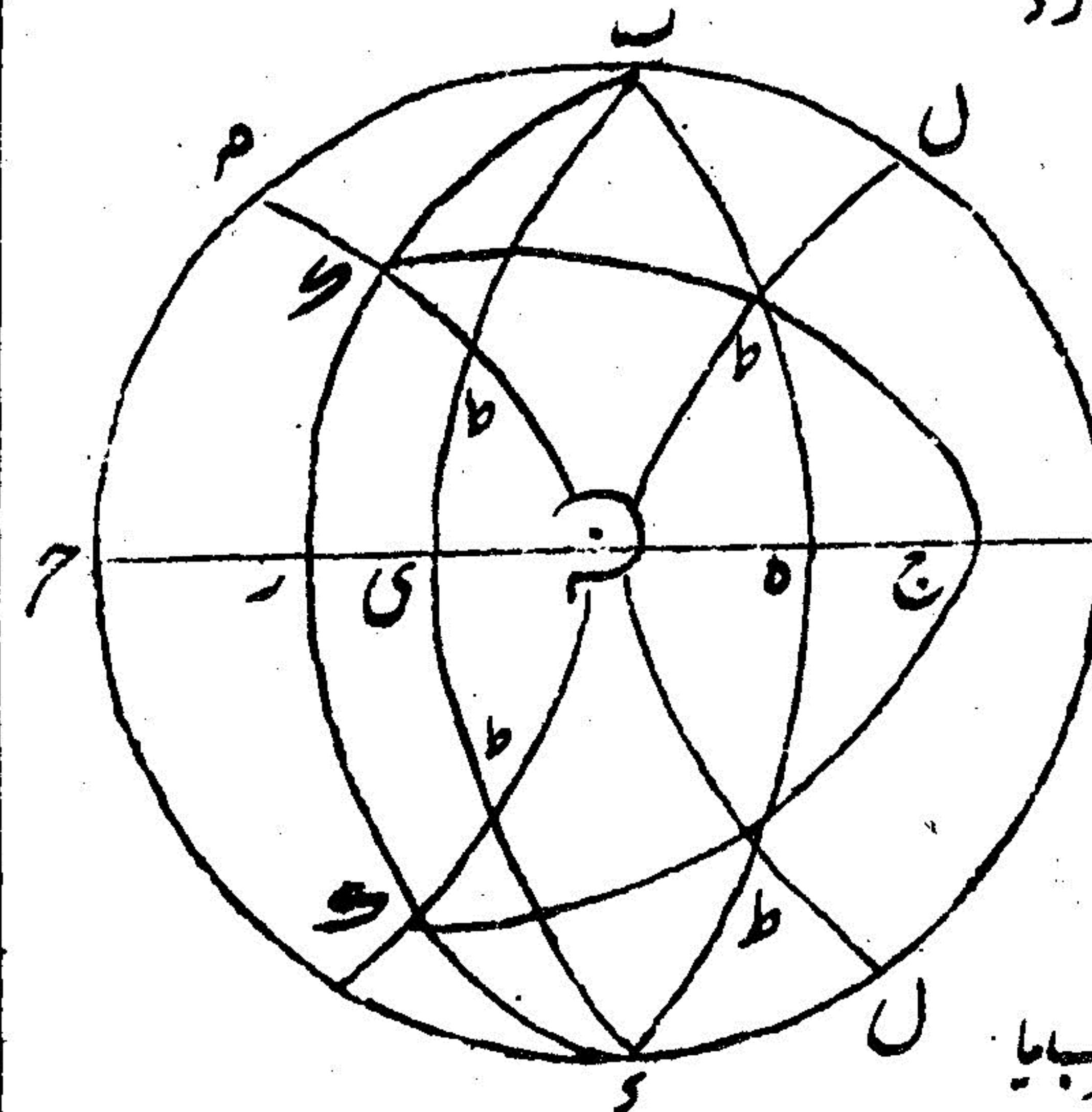
۹۵۵۶۲۳۶۸۵ - جم عرض البلد ۵۵۶۲۵۷، درجہ ۲۱ جیب ۲۵ دقيقہ ۰۰ ثانیہ ۹۹۹۹۹۷۱۔۰۰

توس ایں جیب ۹ درجہ سا دقيقہ ۰۰ ثانیہ تو س انصاف بخلاف وہم ثانیہ کہ پیزے نیست یا جم عرض
۹۵۹۶۸۹۲۶۲ + جب فصل ۲۳۱۸۵۵۷ رہ ۲۱۰،۸۱۵ = ۹۵۹۶۸۹۲۶۲

طائق عمل اول مثال ۲ فصل طول ۹ درجے تو س موقع ایک درجہ بائی عمل و حاصل بدستور
مثال ۳ فصل طول ۹ درجے ۵۰ نظر عرض حرم، ۰۷۰۴۳۵ کو ۱۰ + جم فصل طول ۰۷۰۴۳۵،۰۷۱۱،۰۷۳۵ رہ ۱۰۳۸
۰۷۰۱۸۳۸ = جب عرض البلد ۰۷۰۴۳۵ + نظر فصل ۰۷۰۴۳۵،۰۷۳۵

توس این نظر ۹ درجہ ۵۰ دقيقہ پس انصاف شمالی مثل عرض حرم -

(قاعدہ ۹۵) جم عرض موقع + نظر فصل طول = محفوظ اب اگر فصل شرقی خواہ غربی کم اور عرض شمالی
ہے یا زائد تو ان آٹوں صورتوں میں عرض البلد و عرض موقع کا تفاصل لیں اب محفوظ - جب تفاصل =
نظر اخراج از نقطہ جنوب یا شمال نقطہ اعتدال عرض البلد اگر عرض موقع سے کم ہو تو نقطہ شمال ہو
اخراج ہو گا اور زائد ہے تو نقطہ جنوب سے عرض شمالی میں فصل طول شرقی ہے تو نقطہ مغرب کو اور غربی
ہے تو نقطہ مشرق کو اور عرض جنوبی میں فصل ہل شرقی ہے تو نقطہ مشرق اور غربی ہے تو نقطہ مغرب
کو - اس حر و افق شمالی کے سمت الراس بلد رہ



معدل حر تطب شمالی ط سمت الراس حرم

حر ط کے اوس کا نصف النہار ط کے

عرض حرم فصل ہل شرقی میں رہ خواہ

تھی اور غربی میں رہ خواہ رہی عمود کے

اگر سمت الراس سے شمال کو پڑا تو اوس کا

عرض وہ اور جنوب کو تویی رہی صورت میں

لے تو سمت قبلہ ال نقطہ شمال مغرب یا لے

مشرق کو اخراج دوسری صورت میں لے تو سمت حر دنوں جانب اخراج مقصود زادیہ ال یا محر کا ادراک ہے کہ تو س اخراج اس کی تیاس ہر فصل شرقی میں شمال جنوب دنوں طرف کی طبیعی مثبت ط کے اوپر فصل غربی میں بدستور مثبت ط کے فائم الزاویہ ہے

جس میں طویل عرض حرم اور تکام فصل طول اور زادیہ تکام کی قیاس تو سارے خواہ طی ر عرض المعمور ہے اس سے حسب قاعدہ مندرجہ عرض موقع معلوم کیا اب مثلاً خواہ طی طق اکام الزادیہ میں زادیہ طی کا قیاس تو سارے فصل طول ہے اور خواہ طی تکام عرض موقع المعمور ہے بحکم ہن طی جم عرض موقع + طول فصل طول = طول خواہ طی یہ محفوظ ہے اب ثابت کہ طق اکام الزادیہ میں زادیہ کا قیاس تو سارے خواہ حرم قوس انحراف ہے اور خواہ کمی عرض موقع البلد کا تفاصل ہے بحکم ہن طی طول خواہ طی محفوظ - جیب خواہ کمی

تفاصل عرضین = طول کمی تو سارے انحراف

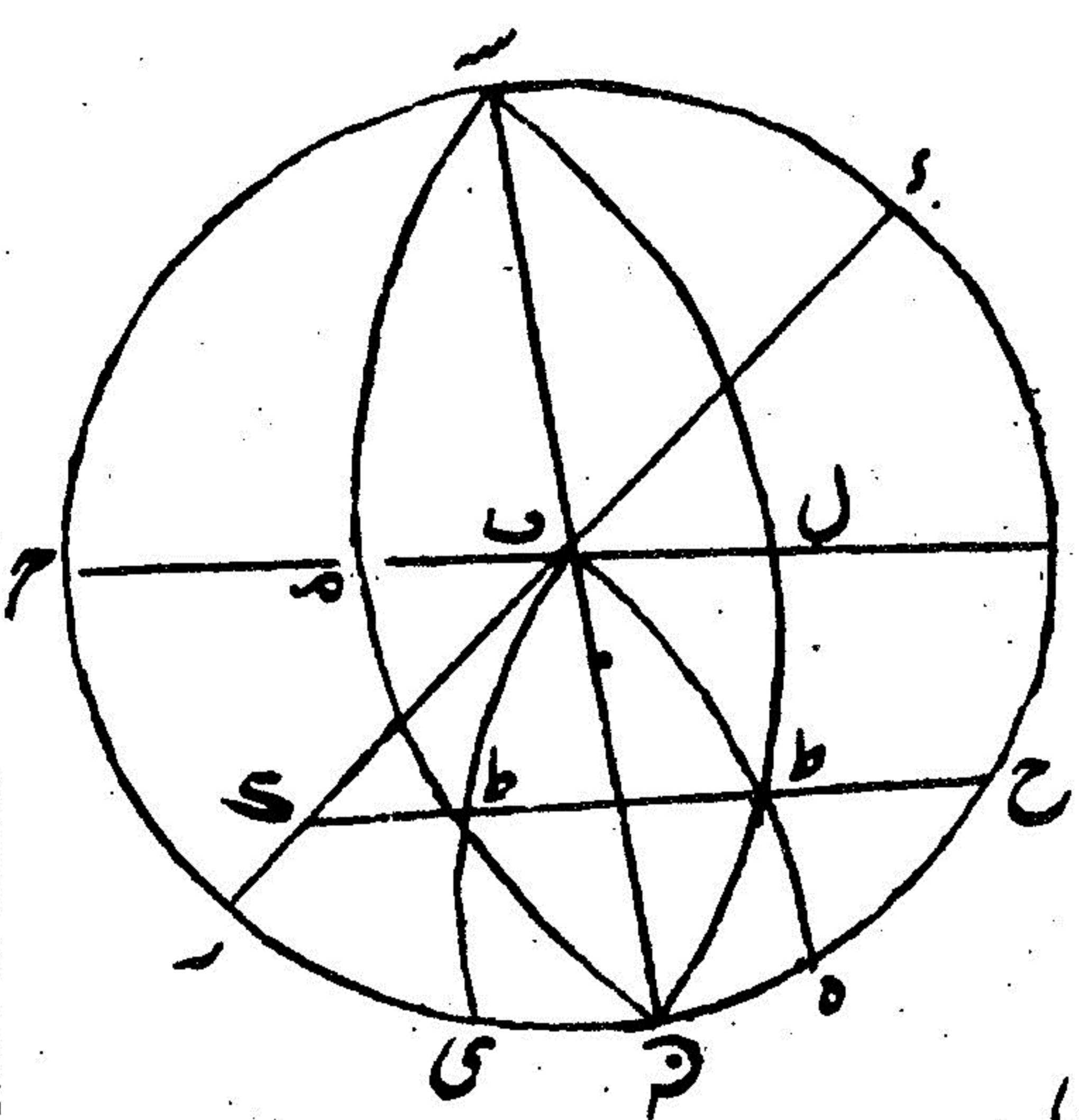
وہو المقصود یوہیں اس طبق نصف الہناء

افق جنوبی ہے سہ سمت الراس نصف الیمن

اچ افق ہے آنقطہ شمال اچ نقطہ جنوب

یہ قوس آئے اچ تک گئی ہے اس کے وسط

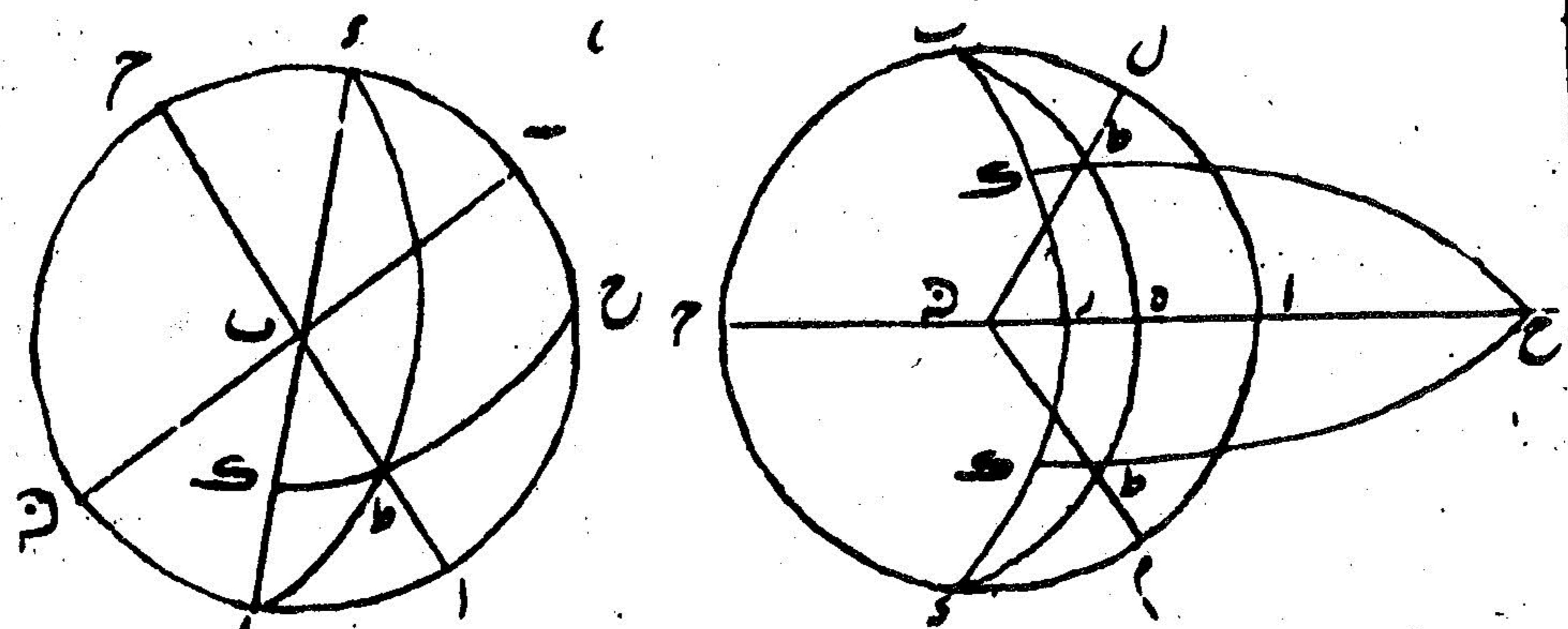
میں آنقطہ اعتدال اس کے فصل طول جس کی قوس



منبع کے رتوس کا تکام کے سے سہ طبق یعنی کمل خواہ کم قوس سمت قبل ہے اور افق کی قوسیں آل یا حرم قوس انحراف ہیں کہ اول زادیہ اصل اند کمل دونوں کی قیاسی ہے اور دوم زادیہ مسح و محرم کی تو بحکم تساوی اکمل کا جاننا بعینہ اصل زادیہ انحراف اصل کا جاننا ہے یوہیں درسہ مسح و محرم باقی تسامم بیان مثلہ باقی ہے اس شکل میں فصل طلثہ ہری دغپی ایک ہے جب افق میں اول الحوت رہیں مشرق و مغرب متینز ہوں گے یہاں دائرہ نصف الیمن ہے کے جنباً و شماً لگ رہا ہو اے تو نقطہ اعتدال اس اگر نقطہ مشرق فراغ کریں فصل طول غربی ہے اور نقطہ مغرب تو شرتی مثال ۱ سرکار نور بارا جمیر خرلوی فصل طول شرتی مکمل معتدله سے ہنڑا درجہ اس و قیمۃ ہے اور عرض شمالی ۲۶ درجہ ۲۸ دقیقہ نظر عرض حرم ۳۵ درجہ ۰۷ دقیقہ میں فصل طول ۹۰.۹۱۵ درجہ ۳۶ دقیقہ میں فصل طول عرض ملود کہ عرض بلد سے کم ہے لہذا قبلہ جنوبی ہے جیب ۲۷ درجہ ۰۷ دقیقہ + ۹۵۹۵۸۶۶ درجہ ۸۸ دقیقہ +

(ف) عددہ ۱۰) اگر فصل طول شرقی خواہ غنی کم اور عرض جزوی ہے یا فصل بیش
اور عرض شمالی اور بہر حال عرض تمام عرض موقع نہیں بلکہ کم باز رائد ہے تو ان
آٹوو مورنوں میں عرض الجلد و عرض موقع کو جمع کریں اب مخوذہ منی جیب مجموع الورتین =
طول انحراف از نقطہ شمال بقطہ اخذہ ایسا یہ انحراف ہمینہ شمالی ہو گا فصل طول شرقی ہے تو نقطہ
مغرب اور عرضی ہے تو نقطہ مشرق سے آب ح و افق جزوی ہے اسی حرکہ نصف النهار از نقطہ
پارہ مسئلہ ح قطب شمالی ط سمت الراس ورم الیا ایام تو سمت ع دل
پارہ ح مم جزوی میں اور دھمکیں اکل شمالی پیزا وہ انحراف از نقطہ شمال

شیفت بائیک بے عرض عمود و ر معلوم کیا پھر شناخت ح. ۰ طے نسل طہ خوندیا ائی ہمارے



یہ ایک تابعیہ کافی ہے نظم عرض حرم + جم نصل طول = نظم عرض موقع جم عرض موقع + نصل طول
 محفوظ ہے جب تفاصل نصل طول اخراجت یعنی جس جگہ کا سمت قبل معلوم کرنا پڑے پہلے اس کے طول کا
 طول مگر معنی تفاصل لیں تاکہ نصل طول معلوم ہو اس کے بعد طول تمام عرض مکمل عرض یعنی $22^{\circ}55'0.7$ می رہا
 کو جیب تمام نصل طول کے ساتھ جمع کریں حاصل جمع کی ذس مسوم کر کے اس کا تمام لیں کو عرض
 موقع ہے اس کے عرض البلد سے تفرق کریں پس اگر عرض بلد عرض موقع سے کم ہے تو اخراجت شمالي
 ہو گا اور زائد ہے تو اخراجت جنوبی اور برابریں اصل اخراجت نہ ہو گا اس کے بعد جیب تمام عرض میں
 کو طول نصل طول کے ساتھ جمع کریں حاصل کو جیب تفاصل عرض موقع و عرض البلد سے کم کر کے اس
 طول کی ذس تک اس کا تمام لیں یہ قدر انصراف ہو گا مثلًا بربی شریف طول $9^{\circ}40'$ درجہ ہو
 طول مگر معنیہ $9^{\circ}39'$ نصل طول نظم عرض حرم $22^{\circ}55'0.7$ می رہا + جم نصل طول
 $22^{\circ}55'0.7 + 9^{\circ}39' = 32^{\circ}34'0.7$ درجہ تامہ $32^{\circ}34'$
 عرض موقع - از عرض بلد 28° درجہ $21':29$ تیقہ = $28^{\circ}29'21':29$ تیقہ پس اخراجت جنوبی جم عرض
 موقع $28^{\circ}29'21':29 +$ طول نصل طول $32^{\circ}34'0.7 = 50^{\circ}59'12'50.3$ درجہ $59':50.3$ جیب تفاصل
 $59':50.3 + 32^{\circ}34'0.7 = 91^{\circ}35'0.0$ درجہ $59':50.3$ تیقہ تامہ $91^{\circ}35'0.0$
 قدر اخراجت از نقطہ مغرب بسوئے جنوبی \Rightarrow اللہ عالم -

اس مسئلہ کی اہمیت وہ ہے فقیر نے اس بارے میں بہت تفصیل سے کام لیا اور سخت
کوہہت بھٹ تفصیل ہے بیان کیا اور پھر اس کا قاتعہ اتنا آسان لکھا کہ زیادہ پانچ منٹ اسکے
لکھنے میں صرف ہوں ضرر انگریزی میں سہ جانشنا درکار ہے اور اس کیلئے حدود لوگا رہم چیز بر صاحب
کا ملی ہے اگرچہ اس وضع دشمن کے بعد کسی شخص کو سخت قتل نہ لئے میں کوئی دشواری نہ ہوگی
ماہم فقیر اپنے مسلمان بھائیوں کی نفع رسانی اور ساعد دلگھی ہوت دیستی کے خیال صوبہ جات
جنگل بہمار مملکت غربی و شمالی و پناب کے بعد راجستان کے سمت قبلہ نکلا کر ایک
حدود میں جنہیں حدود نہیں مع طول درض بلد کہیدیتا ہے کہ جو صاحب خود کا ن
چاہیں اون کو سہولت ہے۔

از برکاتِ امام احمد رضا بر میوی قدر

اَذْكُرْ حَاجِتَ اَمْ قَدْ كَفَانِيْ ۱ حَيَاوُكَ اِنْ شَيْمَتَكَ الْحَيَاةُ
 كَرِيْمَا لَا تَقْبِرْهُ ذُنُوبُ ۲ عَنِ الْخُلُقِ الْكَرِيمِ وَلَا جَفَاءُ
 رَسُولُ اللَّهِ فَضْلُكَ لَيْسَ مَحْصُى ۳ وَلَيْسَ لِجُودِكَ السَّامِيُّ اِنْتِهَاءُ
 فِيْنَ اَكْرَمْتَنَا دُنْيَا وَآخْرَهُ ۴ فَلَيْسَ الْبَحْرُ يَنْقُصُهُ الدِّلَاءُ

[۱۳۹۲/۰۷/۱۹] اعوام میں حضرت قطب مدینہ مولیٰ سنا ضیاء الدین احمد مدنی قدس سرہ نے حضرت مولانا ابوالحسن محمد نور اللہ نعمی بصیر پوری قدس سرہ کو مندرجہ بالا اشعار تائے جوانہوں نے پانے پاس موجود بھارت شریعت حکیمہ ششم کتاب الحج پر لکھ یہے:

ترجمہ :

- ۱- کیا میں اپنی حاجت بیان کروں یا میرے یہے آپ کا حیا کافی ہے۔ بے شک حیا آپ کی عادت کریمہ ہے۔
- ۲- کیا اس کرم سے عرض حال کروں جنہیں ہمارے گناہ اور جفا کاری اخلاقی کرمی سے منع نہیں کرتی۔
- ۳- یا رسول اللہ ! نہ تو آپ کے فضل و کرم کا احاطہ کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی آپ کی بلند عطا کی کوتی انتہا ہے۔
- ۴- اگر آپ ہمیں دنیا و آخرت میں عزت بخشیں (تو آپ کا کوتی نقصان نہیں) کیونکہ ڈول، سندھ کا پانی کم نہیں کر سکتے۔

قال بعض الشعراء الحنفية

حَسِّيَّ مِنَ الْخَيْرَاتِ مَا أَعْدَدْتُهُ ۱. يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي رِضَى الرَّحْمَنِ
دِينُ النَّبِيِّ مُحَمَّدٌ خَيْرُ الْوَرَمَ ۲. ثُمَّ اعْتِقَادِيْ مَذْهَبَ التَّعْمَانِ

وقال الامام احمد رضا القادری البریلوی قدس سرہ
وَعَقِيدَتِيْ وَارَادَتِيْ وَمَجَبَّتِيْ ۳. لِلشَّيْخِ عَبْدِالْقَادِرِ الجِيلَانِیِّ

وقال حجۃ الاسلام فضیلۃ الشیخ حامد رضا البریلوی قدس سرہ
وَتَشَبِّثُ بِذِيُولِ عَبْدِالْمُصْطَفَیِّ ۴. أَحَمَدُ رِضَا خَانِ رَحْمَةُ الرَّحْمَانِ
وَتَوَسِّلُ وَتَوَدِّدُ وَارَادَتِيْ ۵. يَا بِيَ الْحُسَینِ أَحَمَدَ النُّورَانِیِّ

(اعظیم حضرت مولانا منیری تقدیر مولی خاں مذکولہ، شیخ الجامعہ، جامعہ راشدیہ پیر گوٹھ، سندھ)

ترجمہ :

- ۱۔ میں نے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے جو نیکیاں تیار کر رکھی ہیں ان میں سے میرے لیے کافی ہے۔
- ۲۔ (۱) تمام مخلوق سے افضل، بنی اکرم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ کا دین۔
- (۲) حضرت امام عظیم ابو حینیفہ نعمان ابن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب سے دا بستگی۔

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے فرمایا

- ۳۔ (۳) محبوب سبحانی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عقیدت، ارادت اور مجہت۔

حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان قدس سرہ نے فرمایا

- ۴۔ (۴) اللہ تعالیٰ کی رحمت، عبد المصطفیٰ احمد رضا خان کے دامن سے تعلق۔
- ۵۔ (۵) اور حضرت ابو الحسین شاہ احمد نوری کا دسیلہ اور ان کی مجہت و ارادت۔

(3)

سلسلہ مطبوعات نمبر ۳۶

اعمالی لیکچر ملک ایضاً فی الاصناف الاف الاف وانہا

مشکل کردی کے موضوع پر چار رسائل
اور سمت قبلہ کے دش قواعد

امام احمد رضا القادری البرمی قدس لغزی

۱۲۷۲ھ - ۱۳۴۰ھ

۱۸۵۶ھ - ۱۹۲۱ھ

مرکزی مجلس رضا لاہور

بار اول دوہزار ۲۰۱۴ء / ۱۹۸۲ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

زکاہ اولیس

مفہوم، محدث، فقیہ، اصولی، ریاضتی دان، بینکل، حافظ، قاری، مفتی، جغریوم کے متبرھ فاضل، شیخ طریقت، مجدد تشریعت اور نعمت گو شاعر امام احمد رضا خاں بریلوی محلہ جسولی بریلی میں پیدا ہوئے۔ والد ماجد مولانا نقی علی خاں، علامہ عبد العلی راپوری، مرتضیٰ قادر بیگ اور مولانا شاہ ابوالحسین نوری مارہروی سے علوم دینیہ اور مسائل طریقت کا استفادہ کیا، پونے چودہ سال کی عمر میں سند فراغ حاصل کر کے تدریس، افتخار اور تصنیف کی مسند پر فائز ہو گئے۔ ۱۹۲۱ء میں میر جعفر شاہ آں رسول مارہروی سے سلسلہ قادریہ میں بیعت ہوئے اور تمام سلاسل میں اجازت و خلافت سے مشرف ہوئے۔ ۱۹۴۷ء میں والد ماجد کے ہمراہ حرمین شریفین کی زیارت اور حج کے لیے کئے وہاں مفتی شافعیہ مولانا سید احمد دحلان اور مفتی حنفیہ مولانا عبد الرحمن وغیرہ سے حدیث، تفسیر، فقہ اور اصول کی سندیں حاصل کیں۔ ۱۹۴۸ء میں دوبارہ سفر زیارت کیا مکہ مکرمہ کے قیام کے دوران نوبت کے مسائل کے بارے میں "کفل الفقیر الفاہم" عربی اور بعض سوالات کے جواب میں "الدولۃ الملکیۃ" عربی ضخم کتاب یادداشت کی مدد سے چند گھنٹوں میں لکھی جس پر حرمین شریفین کے اکابر علماء نے گلائی قدر تقریبیں لکھی ہیں۔

اپ نے پچاس مختلف علوم و فنون میں ایک ہزار کے لگ بھگ کتابیں لکھیں جن میں سے "فتاویٰ رضویہ" بارہ جلدیں میں کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن، "قرآن کریم کا سلیس و روایت متن تفاسیر کا پخڑ اور اردو ترجمہ میں اقتیازی شان کا حامل ترجمہ اور "جد المختار" علامہ ابن عابدین شامی کی شعرو افاق کتاب "روالمختار" کا پانچ مبسوط جلدیں میں عربی حاشیہ نہایت اہم ہیں۔ اہل سنت و جماعت کے افراد اپ سے گھری عقیدت رکھتے ہیں اور اپ کو "الیخہر" کے معزز لقب سے یاد کرتے ہیں۔

جب گاندھی کی آندھی چلی اور بڑے بڑے زعماء "ہندو مسلم اتحاد" کے پرفیب نعرے سے متأثر ہو گئے اس وقت اپ کی ذات گرامی ہی تھی جس نے بروقت کتاب و صفت کی روشنی میں "دو قومی نظریہ" پیش کیا اور اتحاد کے اس نعرے کے خوفناک مضمرات سے آگاہ کیا بعد کے حالات و واقعات نے ان کی دورانی کی اور ثریت نگاہی کا ایسا ثبوت ہیا کر دیا کہ آج کوئی مسلمان "دو قومی نظریے" کی اہمیت سے انکار نہیں کر سکتا۔ علوم دینیہ کے جلیل القدر فاضل ہونے کے ساتھ ساتھ شعر و سخن کا ذوق بھی رکھتے تھے لیکن ان کا ذوق سلیم حدوشا اور نعمت و منقبت کے علاوہ کسی صنف سخن کی طرف متوجہ نہیں ہوا، ان کے کلام میں عالمانہ وقار ہے۔ قرآن و حدیث کی ترجیحی ہے، سوز و ساز اور کیف و سرور ہے اپ کے مشہور زمانہ سلام کی گونج پاک و ہند کے کسی بھی گوشے سے سنی جا سکتی ہے۔

گونج گونج اٹھے ہیں نغماتِ رضا سے بوستان

کیوں نہ ہو کس پھول کی مدحت میں دمنقاہ ہے

مشریعیت و طریقت کا یہ آفتاب ۲۵ صفر المظفر ۱۳۲۱ھ / ۱۹۴۱ء کو نماز جمعہ کے وقت بریلی شریف میں روپوش ہو گیا۔

أَعْالَى الْعِطَايَاتُ الْأَنْلَاعُ وَالْبَرَايَا

مشت کردی کے موضوع پر چارسائل کا مجموعہ

علماء ہند سہ (جیو میری) کے نزدیک مشت وہ سطح ہے جسے تین خطوط احاطہ کریں، اس کی دو تھیں ہیں ۱۔ وہ مشت جس کا تمام سیدھے خطوط احاطہ کریں اسے مشت مستقیم الا ضلائع کہتے ہیں اس کی علم مباحثت میں بحث کی جاتی ہے ۲۔ وہ مشت جس کا تمام منحی (ٹیڑھے) خطوط نے احاطہ کیا ہو جیسے کہ کس طرح میں فرض کی جانے والی مشت، اسے مشت سطح الکرة کہتے ہیں، یہ کہ کسی سطح کا وہ ٹکڑا ہے جسے دوائر عظیمہ کی تین قسمیں احاطہ کئے ہوئے ہوں اور ہر قوس نصف دور سے چھوٹی ہو جیسے علامہ عبد العلی بر جندی نے زنج الغ بیگی کی شرح میں تصریح فرمائی ہے لے امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں۔

علمائے ہند سہ بلمیوس کے زمانہ اور اس کے بعد سینکڑوں سال تک مشت کردی کے مjhولات کو حاصل کرنے میں بہت مشقتیں اٹھاتے رہے، بلمیوس نے محضی میں شکل قطاعی بیان کی جس کے ذریعے چھ معلوم اشارے سے ایک نامعلوم شے معلوم ہوتی ہے ابونصر ابن عراق کو توفیق الہی سے شکل معنی تک رسائی ہوئی کہ آئینہ شرائط کے مطابق مشت کردی کے زاویوں اور ضلعوں میں تین معلوم چیزوں کے ذریعے تین دوسری چیزوں معلوم ہوتی ہیں۔ پھر اس کی دو شاخیں نکالی گئیں۔

پھر شکل ظلی برآمد ہوئی اس کی بھی دو شاخیں ہیں۔ ان کے ذریعے لاکھوں تسلیں نکالے گئے ہیں۔ علامہ بر جندی رحمہ اللہ تعالیٰ نے زنج الغ بیگی کی شرح میں وہ چھ شکلیں (معنی اور ظلی اور مہر ایک کی دو دو شاخیں) بیان کی ہیں۔

مجھ فقیر کو ان شکلوں کے دعووں کی شرطوں میں کلام ہے۔ بعض شرطیں بے فائدہ بڑھادی گئی ہیں اور بعض ضروری شرطیں بیان نہیں ہوئیں۔ میں نے اس موضوع پر ایک رسالہ "المعنى المجلّى للمعنى والظلى" لکھا ہے اس میں تفصیل دلائل پیش کئے ہیں اس کا مطالعہ کیا جائے۔ تمام اشکال کے مقاصد، جاری کرنے کی شرائط اور عمل کے طریقے میں نے آٹھ شعر دیں میں جمع کئے ہیں ۷۔

مولانا غلام حسین جوپوری نے زنج بہادر خانی میں مشت کردی کے موضوع پر انتہائی شرح و بسط سے گفتگو کی ہے اس سلسلے میں چھ خطوط ذریجہ آئے ہیں (۱) جیب (۲) خل (۳) قاطع (۴) جیب التام (۵) خل التام، ان کی جدوں (نقشے) انہوں نے تقریباً ساٹھ صفحات میں دی ہیں ۸۔

اللہ تعالیٰ نے امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کو پچاس سے زیادہ علوم میں بے مثال ہمارت عطا فرمائی تھی، علوم فراتیہ، احادیث

لہ محمد اعلیٰ ابن علی تھانوی، کشف اصطلاحات الفنون (مطبوعہ تہران ۱۹۹۰ء) ج ۱ ص ۲۳۱۔ سلیمان امام احمد رضا بریلوی تخلیص علم مشت کردی فارسی (قلی)، ص ۱ سلمہ محمد خضراء بنین بخاری، مولانا: الجواہر والبرائقت فی علم التوقیت (مراد آباد، ۱۹۲۳م) ص ۹۸

نبویہ اور فقہ میں ان کی وسعت نظر کا ایک جہاں معروف ہے، عالم ہیئت اور توقیت میں یہ عالم تھا کہ معاصرین میں کوئی ان کا پابند بھی نہیں تھا۔

علم مشتمل کردی، سمعت قبلہ معلوم کرنے میں مفید اور معاون ہے اس لیے انہوں نے اس پر خاص توجہ فرمائی اور اس موضوع پر کئی رسائلے قلببند فرمادیئے کئی ابجات تو خود ان کے اپنے فکر کا نتیجہ ہیں، ایک اقتباس (ترجمہ) ملاحظہ ہو فرماتے ہیں۔ یہ مقالہ وہ ہے جس کی فقیر کو توفیق دی گئی ہے۔ اس کے دلائل اور احکام میں نے اپنے فکر سے استنباط کئے ہیں، اللہ تعالیٰ ہی توفیق سلطانے والا ہے۔ میں اس سے عفو و عافیت اور راہ راست کی ہدایت مانگتا ہوں۔

مشتمل کردی قائم الزاویہ میں عقلی طور پر اضلاع کے لحاظ سے دس صورتیں متصور ہیں (۱) تینوں ضلعے ایک ایک چوتھائی ہوں۔ (۲) دو چوتھائی، چوتھائی اور تیسرا ان سے چھوٹا ہو (۳) دو بربع، ربع ہوں اور تیسرا بڑا (۴) ہر ایک ربع سے چھوٹا ہو (۵) ایک ضلع بربع سے چھوٹا اور دو بڑے ہوں (۶) ہر ایک بڑا ہو (۷) ایک ضلع ربع سے بڑا اور دو چھوٹے ہوں (۸) ایک ضلع ربع اور دو بڑے ہوں (۹) ایک ضلع ربع اور دو چھوٹے ہوں (۱۰) ایک بربع، دوسرا چھوٹا اور تیسرا بڑا ہو۔

ان تمام صورتوں میں مشتمل کا ایک زاویہ تو قائمہ ہے، باقی زوایا میں چھ احتمال ہیں (۱۱) دونوں قائمہ ہوں (۱۲) ایک قائمہ دوسرے حادہ (۱۳) ایک قائمہ دوسرے منفرجہ (۱۴) دونوں حادہ ہوں (۱۵) دونوں منفرجہ ہوں (۱۶) ایک منفرجہ دوسرے حادہ۔

اس طرح کل عقلی احتمال سائٹ ہوتے، ان میں سے صرف چھ تکلیفیں ہو سکتی ہیں ۷ کوئی ماہر فن ہی اندازہ لگا سکتا ہے کہ امام احمد رضا بریلوی کی جولانی فکر کماں تک تھی۔ اس وقت مشتمل کردی کے موضوع پر چار رسائلے پیش نظر ہیں۔

۱۔ تخلیص مشتمل کردی (۱۳۲۹ھ) دو صفحے ۲۔ وجہ زوایا مشتمل کردی (۱۳۲۹ھ) بارہ صفحے

۳۔ رسالہ در علم مشتمل کردی (۱۳۲۹ھ) سات صفحے ۴۔ رسالہ علم مشتمل کردی چھ صفحے
ابتدائی تین رسائل امام احمد رضا بریلوی کی اپنی تصنیف میں جبکہ اپ کا چوتھا رسالہ کسی کتاب پر تعلیمات میں یہ چاروں رسائل اپ کے اپنے قلم سے لکھے ہوئے ہیں جن کا اسکس شائع کیا جا رہا ہے۔ ممکن ہے کوئی اس فن کا ماہر ان پر تحقیق کرے اور انہیں اردو میں منتقل کر کے ارباب ذوق کو استفادہ کا موقع فراہم کر دے۔

یہ گواں قدر رسائل حضرت شیخ طریقت مولانا ریحان رضا خاں مذکولہ (بریلی شریف) اور حضرت مولانا مفتی اختر رضا خاں ازہری مذکولہ (بریلی شریف) کے پاس ہیں، حضرت مولانا مفتی تقدیس علی خاں مذکولہ شیخ الجامعہ، جامعہ راشدیہ، پیر گوٹھ (سنده) کے توسط سے دستیاب ہوئے ہیں جس کے لیے اراکین مرکزی مجلس رضا لاہور ان تمام حضرت کے شکر گزار ہیں۔

حضرت مولانا تقدیس علی خاں مذکولہ کا بیان ہے کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی نے ان رسائل کا یہ نام تجویز فرمایا تھا۔
اعمال العطا یا فی الاضلاع والزوایہ

اضلاع اور زوایا کے بیان میں (اللہ تعالیٰ کے) بند پایہ عطیات

محمد عبدالحکیم شرف قادری

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

۲۳، ذوالحجہ ۱۴۰۳ھ

۲، اکتوبر ۱۹۸۳ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

John Bell

三

الخطيب والخطيب وافتخاره
الخطيب والخطيب وافتخاره

قصص لغز عاشقانه

لر و میخانه هایی که در آنها از این اتفاق خبر داشتند

لهم إني أنت علامي وحده لا شريك لك
أنت مطلع العقول ونور العقول

گلزاری از میراث ادب اسلام

جیسا کوئی خوب نہیں
نیز طالع بود جیسا کوئی میں

خانه خانی و دادگاهی از مکانیکی دارد

و زرده ای بارو قاصی فرد و سلطان
خنبا شاهزاده بین طیبیان نزد قوان
منی از تنها جو پیش از خوش بگیرید
قازی صرف افلاطون و در فراز دین خود
ز او بی اور خود را کل و در راه ایصال
باد و هم باقی بینت گیر از پیش ایجاد